رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

قیمت پیشگی سالانہ

۱۔ عوام سے صہ/
۲۔ خواص و معاونین سے عہ
۳۔ ہندوستان سے باہر ۷
۴۔ غیر مذاہب والوں سے ۳
۵۔ اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپے سے کم آمدنی والے لوگوں سے ۱۲/ عا

نوٹ

عہ/ کا سالانہ اضافہ مندرجہ بالا قیمتوں میں ڈبل اشاعت کیوجہ سے کیا گیا ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار ہر مہینے کی ۲ و ۶ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۸ و ۲۲ و ۲۶ و ۳۰ تاریخ کو قادیان دارالامان سے شایع ہوتا ہے

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

نمبر ۱۴ قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ر جنوری ۱۹۰۸ء مطابق ۹ر ذوالحجہ ۱۳۲۵ھ جلد ۱۲

سلسلہ کے متعلق نوٹ

عید اضحےٰ کی تقریب پر عید فنڈ اور قربانی کی کھالوں کی وصولی کے لئے متواتر اطلاع دیگئی ہے احمدی انجمنیں اپنے فرایض کو شناخت کریں اور کل روپیہ

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

کے نام روانہ کریں منی آرڈر کے کوپن میں تفصیل دیدیں۔

آخر مرتد ڈاکٹر کے ہاں سے کانا دجال نکلا اور پورا دجال نکلا شیطان اور اس کی ذریت ہیں مرتد ضرور قابل تعریف ٹھیرے گا کہ مسیح موعود کے مقابلہ میں اس کا حقیقی قائم مقام نکلا ہے مگر جاننے والے جانتے ہیں کہ مسیح اور دجال کی جنگ کا (جو روحانیت اور شیطنت کی آخری جنگ ہے) انجام کیا ہے؟

جیتیں گے صادق آخر حق کی صدا یہی ہے،

قرآن مجید کی اشاعت کا سوال اب قوم کے سامنے ہے میرے پاس درخواستیں آنی شروع ہو گئی ہیں مگر روپیہ کا کام آخر روپیہ ہی سے ہوگا۔ اس لئے امید کرنی چاہیے کہ

سرپرستان الحکم اس کار خیر میں دریا دلی سے کام لیں گے۔

شیخ محمد حسین صاحب بی۔اے (جو محکمہ ڈاکخانہ میں ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہیں) اور خاں صاحب منشی ذوالفقار علیخاں صاحب (جو یوپی میں سول لاین کے ایک سربرآوردہ ممبر ہیں) نے دو دو مہینے کے لئے اپنی خدمات صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کی ہیں تاکہ انجمن جس صیغہ میں چاہے ان سے کام لے۔ اس قسم کی قربانی کا خیال بہت ہی مبارک اور موثر ہے اگر قوم کے ہونہار نوجوانوں میں قومی خدمات کے لئے اسطرح جوش پیدا ہو تو اس سے بہتر اور مفید بات کیا ہو سکتی ہے اللہ تعالےٰ ان نوجوانوں کے اخلاص کو قبول فرماوے اور دوسروں کو انکی تقلید کی توفیق۔ آمین۔

مدرسہ تعلیم الاسلام کے لئے جو زمین لی جاچکی ہے اس میں تعمیر کا کام اب بہت جلد شروع ہونا چاہیئے۔ مدرسہ کی موجودہ عمارت یوماً فیوماً مدرسہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے لئے ناکافی ہو رہی ہے اور اس کے علاوہ بعض دوسری قومی ضرورتیں مجبور کر رہی ہیں کہ مدرسہ کی عمارت باہر کی زمین میں طیار ہونے لگے۔ اس قسم کی قومی ضروریات اور موجودہ حاجتوں پر عنقریب ایک تحریک کیجاوے گی جس کے لئے ہماری انجمنوں کو ابھی سے طیار ہو جانا چاہیئے۔

وصایا کے متعلق احمدی انجمنوں کو بڑی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور احمدیوں کو رسالہ الوصیت کے مقاصد سے آگاہ کرنا لازمی ہے۔ وصیتوں کی آمد کے سلسلے میں کوئی نمایاں ترقی نہیں ہے اس لئے اس غرض کو پورا کرنے کے لئے ضرورت ہے اس امر کی کہ احمدی انجمنیں اپنے جلسے کر کے اپنے ممبروں کی وصیتیں حاصل کر کے بہت جلد افسر مقبرہ بہشتی کے نام بھیجیں۔ مگر اس سے پہلے کہ وصیت تحریر کر کے بھیجی جاوے وصیت کا مسودہ خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور کے پاس بھیج دینا چاہیئے۔ خواجہ صاحب انجمن کے مشیر قانونی ہیں۔ خواجہ صاحب کے ساتھ خط و کتابت کرتے وقت یہ پتہ مدنظر رکھا جاوے۔ نو لکھا۔

عزیز منزل۔ خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب۔ لاہور لکھنے کی حاجت نہیں نو لکھا ڈاکخانہ ہے وہاں سے ڈاک براہ راست خواجہ صاحب کو مل جاتی ہے۔

اگر خواجہ صاحب کسی مقدمہ کی پیروی کے لئے لاہور سے باہر بھی گئے ہوئے ہوں تب بھی ان کی ڈاک انکی دفتر میں پہونچ جاتی ہے۔

رہ گئی ہین - فیس کی معافی اور وظایف کی رعایت کا طریقہ موجود ہے - مگر افسوس ہہ کہ آبادی کے لحاظ سے مسلمان کو اس کا جتنا حصہ ملنا چاہیے نہین ملتا - پس کانفرنس درخواست کرتی ہہ کہ مسلمانان سندھ کے لئے ان کی آبادی کے لحاظ سے معافی فیس اور وظایف کی تعداد مقرر کیجاوے -

ان ریزولیوشنز کے علاوہ بعض متفرق کارروائیان تہین - جن کی ذکر کی یہان چندان ضرورت نہین - چنانچہ ان ریزولیوشن اس کانفرنس مین پاس ہوے جن کو پڑھ کر اندازہ ہو سکتا ہے کہ کانفرنس کیا کرنا چاہتی ہے - اس کانفرنس کے ساتھہ ایک زنانہ دستکاری کی نمائش بھی تہی -

آل انڈیا مسلم لیگ

مسلم لیگ مسلمانون کی سیاسی مجلس ہہ - اور اسکا سکرٹری نواب محسن الملک مرحوم کا قایم مقام نواب وقار الملک ہے - اس لیگ کا دوسرا اجلاس ۲۹ و ۳۰ دسمبر کو کرانچی مین ہی منعقد ہوا - ایک کمیٹی نے دو دن کے غور کے بعد اہم مقاصد یہ ظاہر کئے -

۱ - مسلمانون مین گورنمنٹ کی نسبت وفادارانہ خیالات کو ترقی دی جاوے -

۲ - اپنے اغراض و مقاصد کو اعتدال کے ساتھہ گورنمنٹ مین پیش کیا جاوے -

۳ - مذکورہ بالا مقاصد کو ملحوظ رکہہ کر ہندوستان کی دیگر اقوام سے رواسم اتحاد کو ترقی دیجاوے -

بالفعل لیگ کے ۲۰۰ ممبر منتخب ہوئے ہین - آخری تعداد ۴۰۰ ہو گی اور ۴۰ ممبرون کی ایک سنٹرل کمیٹی ہو گی سکرٹری صاحب نے بوجہ مصروفیت کاروبار علی گڈھ کالج کسی دوسری سکرٹری کے انتخاب کی رائے دی جو مارچ ۱۹۰۸ء تک ملتوی ہو ئی - جبکہ اجلاس علی گڈھ مین ہو گا -

مسلمانون کی تعلیمی اور سیاسی مجلسون کے دونون اجلاس اسطرح کرانچی مین امن و امان سے ہو چکے - اور مین نہایت افسوس سے ظاہر کرتا ہون - کہ ساری کارروائی مین ایک بھی فقرہ نہین جو مسلمان کو مسلمان بنانے کے لئے بولا گیا ہو - انا للہ و انا الیہ راجعون -

پروپکارنی سبہا کا اجلاس

یہ آریہ سماج کی ایک بڑی سبہا ہے جس کا اجلاس اجمیر مین ہوا کرتا ہے - ۲۷ دسمبر ۱۹۰۷ء کو اس کا چودہوان اجلاس ہوا - اس انجمن کے اجلاس مین زیادہ تر امور اجمیر کے ویدک پریس کے معاملات ہوتے ہین - گویا یون سمجھو کہ یہ آریہ سماج کے صیغہ اشاعت کی بڑی انجمن ہہ - ۱۹۰۷ء کو نے جو کچہہ تجویزین کی ہین - ان مین سے مین یہان تین کا ذکر کرونگا ان مین سے ایک آریہ سماجون کی تاریخ کی تجویز ہے - اس تجویز کے موافق قرار پایا ہے - کہ ۱۹۰۸ء مین ڈیڑہ ہزار روپیہ اس کام پر لگایا جاوے - دوم - ہندوستان مین ویدک دہرم کی اشاعت کے لئے چھہ ہزار روپیہ منظور کیا گیا - سوم - ممالک غیر مین ویدک دہرم کی اشاعت کے لئے تجویز ہوئی کہ ایک قابل آدمی کو ۵۰ ماہوار دیکر دو سال تک اس قابل بنایا جائے - کہ وہ ممالک غیر مین آریہ سماج کی اشاعت کر سکے اور ازان بعد دو سال کے لئے اسکو ممالک غیر مین اشاعت کے لئے بہیجا جاوے اس مقصد کے لئے ۴۲۰۰ منظور کیا گیا ہے -

ان ہرسہ امور پر نظر کرنا ہماری جماعت کا اہم فرض ہے وہ قوم جو حقایق سے دور ہہ جس مین خدا تعالے کا کوئی برگزیدہ رسول موجود نہین جو دنیا پرستی مین مشہور ہہ - باطل کی اشاعت کے لئے بارہ تیرہ ہزار خرچ کرنے کے لئے آمادہ ہے - اس کے مقابل مین ہم نے اشاعت اسلام کے سوال کو کس طرح حل کیا ہے ؟

پہر ایک امر بہی قابل توجہ ہے مندرجہ بالا ہرسہ امور کا انصرام ایک وجود لالہ منشی رام کے ذمہ ڈالا گیا ہے - وہ انتظام کرین گے - باوجود اس کے وہ گروکل جیسی انسٹیٹیوشن کے پہلے سے گورنر بہی ہین - اس سے کام کرنے کا جوش جوان لوگون کے اندر ہے معلوم ہوتا ہے - کہ یہان اگر کسی لایق آدمی کی خدمات اور قربانی کی ضرورت پڑتی ہے - تو مشکلات کا سامنا ہوتا ہے - اور اگر سرمادہ پرست قوم مین یہ جوش ہہ کہ ایک شخص باوجود اپنی صحت کے ہمیشہ خطرے مین ہونے کے مشکل سے مشکل کام کے لئے اپنے کندہون کو پیش کر دیتا ہے - امید کی جاتی ہے کہ دل رکہنے والے احمدی اس سوال کو سرسری نظر سے نہ دیکھین گے -

سوشل کانفرنس

یہ کانفرنس کانگرس کا ایک ضمیمہ ہوا کرتی ہے ۲۹ دسمبر کو ساڑہے گیارہ بجے سورت مین منعقد ہوئی - مسٹر نند شنکر پرائیویٹ سکرٹری مہاراجہ بروڈہ نے پریسیڈنٹ استقبالیہ کمیٹی سوشل کانفرنس نے اپنا لکچر پڑہا - اس مین سوشل اصلاحون کی ذکر تہا اور سوشل اصلاح کا کام کرنے والون کی حوصلہ افزائی کی تہی اور ریاست بروڈہ کے قوانین انسداد صغر سنی کے نفاذ کے نتایج کا ذکر کیا گیا تہا اس تقریر مین صغر سنی کی شادی - شادی بیوگان - ذاتون کی تفریق - سمندر یاترا - اور ادنی قومون کی اصلاح وغیرہ پر بحث کی یہ سوشل کانفرنس دراصل ہندوؤن کی اندرونی اصلاح کے خیال سے ہوتی ہہ - جو بہرحال قابل قدر ہے - اور ہمارے لئے قابل توجہ -

سودیشی کانفرنس

یہ کانفرنس کانگرس کا ضمیمہ نمبر ۲ ہے جس کا یہ دوسرا سالانہ جلسہ تہا - اس کے پریسیڈنٹ لالہ لاجپت رائے تہے کانفرنس کا مقصد غیر ملکون کی صنعتون اور دستکاریون کے خلاف جہد کرنا اور اپنے ملک کی صنعتون کو ترقی دینا ظاہر کیا گیا - مسٹر لالہ لاجپت رائے کی تقریر بڑی لمبی تہی - سودیشی موومنٹ جس انداز سے اٹہی وہ تنگدستی اور خود غرضی کا سبق دیتی ہے اور انسانی معلومات کی وسعت کے لئے ایک روک کا باعث ہو سکتی ہے - چونکہ یہ تحریک پولیٹیکل اغراض سے وابستہ ہہ اس لئے اس قابل ہے کہ اسپر ہم توجہ نہ کرین -

انڈسٹریل کانفرنس

یہ سودیشی کا بچہ سمجہنا چاہیے - اپنے مفہوم کے لحاظ سے کہ ملک مین صنعت و حرفت کو ترقی دی جاوے مفید ہے اس کا اجلاس بہی سورت ہی مین ہوا -

اس کے علاوہ ملک مین اور بہی جلسے ہوئے جو چندان قابل ذکر نہین - ان جلسون کے عام حالات مطالعہ کرنے کے بعد ناظرین الحکم اپنے جلسہ کے حالات نہایت توجہ سے پڑہین گے مین انہین جلسہ کے حالات سناتا ہوا ان امور پر توجہ دلاؤنگا جو ہمارے فرائض مین داخل ہونے چاہیئے - میری غرض انہین بعد داستان ہا و قعات کا سنانا مقصود نہین بلکہ انہین ان کے سامنے کرنے والے کامون کی تفصیل دینا ہے -

حجاز ریلوے لاین

کی نسبت عربی معاصر لسان الحال - اخبار لیوانٹ ہیرلڈ سے ناقل ہے کہ یکم اگست ۱۹۰۶ء تک ۵۵۰ کیلومیٹر تیار ہو چکی تہی - ارادہ کر لیا گیا تہا کہ اختتام ۱۹۰۷ء تک ۳۰۰ کیلومیٹر تیار کر لیجا ئیگی - مگر ہنوز مدینہ کی خاص لاین پر ۱۵۰ کیلومیٹر تک مٹی کی سڑک بنی ہے اور ایک ہزار تک پٹڑی مکمل طور پر ڈالی جا چکی ہے - راہ کی وقتوں اور قدم قدم پر پیش آنیوالی مصیبتون کو دیکہتے ہوے جسقدر کام ہوا ہے حیرت انگیز ہے - یہ لاین اپنی تکمیل کے ساتھہ ہی جسقدر اہم فواید پہنچانے کے لئے تیار ہے ان کا ذہنی تصور ہی ہمارے لئے بیحد مسرت افزا ہے - اس کے کاروباری فواید کا سلسلہ باوجود عدم تکمیل کے ابہی سے شروع ہو گیا ہے - حیفہ اور دمشق کا درمیانی حصہ جہان تک لین ہے سامان تجارت اور غلہ کی آمد و رفت کا مصروف ترین منظر ہے - تجارت تیارہ شدہ لین سے اسقدر فائدہ اٹہا رہی ہے کہ اسکی عدم موجودگی میں محض ناممکن تہا - حوران اور سہیل ابن عامہ کے علاقہ جات کا غلہ دمشق وغیرہ کی منڈیوں کا جزو اعظم ہے مگر پہلے اسباب باربرداری کی قلت و مصارف کی رکاوٹیں اسکی درآمد میں حایل تہیں - اب ابہی لین کے ذریعے نہایت اطمینان سے پہنچتا ہے - یوروپ کا مال پہلے بیروت کے ذریعہ آتا تہا - اس لین نے اس کے لئے بڑی سہولت پیدا کر دی - حیفہ پہنچکر سیدہا دمشق روانہ ہو جاتا ہے -

اندرون ملک میں ریلوے کی اثرات ابہی سے حیرت انگیز ہیں پہلے لوگ سمجہتے ہے کہ ریلوے محض مسافروں کا ذریعہ سفر ہو کر رہجا ئیگی مگر اب تجربہ نے اس کے فوائد غیر محدود ثابت کر دیئے ہیں سامان تجارت ابہی سے ۵۹۰ کیلو میٹر تک آتا اور جاتا ہے اور تکمیل کے بعد تو یقینی ہے کہ تجارت کیپی تمیں عظیم الشان انقلاب ہو جائیگا - معان لین کے اجرا کی بدولت تجارتی ترقی کے لحاظ سے بالکل ایک نئی جگہ بن گیا ہے - اسکی موجودہ حالت ماضی سے حیرت انگیز اختلاف رکہتی ہے تجارتی کاروبار روز بروز ترقی کر رہا ہے اور لوگوں کی آمد و رفت بہت بڑہ گئی ہے

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ۔ سید ھو پیٹنے دار کشمیر کی لکڑ کے ۱ ہینڈل کاک کین اور دو ربڑ کے بنے ہوئے نہایت پایدار ہے قیمت للعہ روپیہ۔

کرکٹ بیٹ سید ہے ریشے دار کشمیر کی لکڑی ۲ کین ہینڈل ۲ ربڑ کے میچ کے لئے نہایت عمدہ ہیں۔ کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوم کی ہوگی۔ ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا عہ کرکٹ بیٹ اول کین لکڑی چیدہ مضبوط اور پایدار پرکٹس کے عہ۔ کرکٹ بیٹ معمولی پرکٹس کے لئے عہ۔

بچوں کی کرکٹ سٹ { ۱۲-۱۳ برس کے واسطے دو بیٹ ایک سٹ ٹرکس / ایک بال لکڑی کا فی بکس فی سٹ

ا و ا اسٹ ایک سٹ وکٹس ایک بال فی بکس

فٹ بال عمدہ کاؤ ہائڈ پایدار اور مضبوط بلیڈر نہایت پایدار ۵

" " " "

بچوں کے لئے فٹ بال معہ بلیڈر

کرکٹ بال گٹ سون نہایت عمدہ اور مضبوط چمڑے کے

دھاگے کے بیچ

پرکٹس

کرکٹ ویلس فی کاپی

المشتہر

نظام الدین مستری احمدی شہر سیالکوٹ

سارٹیفکیٹ { السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مال از قسم پرکٹس بیٹ۔ پرکٹس وکٹ۔ فٹ بال وغیرہ پہنچا ہر طرح سے قابل تعریف پایا۔ میرے خیال میں ولایت کے سامان کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور قیمت میں اس سے بہت کم میں اسکو کم خرچ بالانشیں کا مصداق پاتا ہوں۔ نیاز مند۔ حاکم علی ہیڈ ماسٹر مڈل اسکول سجانپور ٹیرہ ضلع کانگڑہ ۱۵ء 20

پٹھان خراس

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۔ سیر پختہ پیس جاتا ہے وزن تخمیناً ۔ من ۵ سیر پختہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ۔ روپیہ اور دوم مبلغ ۔ مبلغ ۔ نمونہ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے بیلنے کماد بیر تنور بھی تیار ہیں

مستری امام بخش و غلام حسین بٹالوی ضلع گورداسپور

کلکتہ کے اطبا کیا کہتے ہیں

جبکہ ایک بات کو ہم خود ثابت کر سکتے ہیں اور ہمارے کان اس بات کو سنتے اور ہمارے دوست اس بات کو ثابت کرتے ہیں تو اس سے زیادہ معتبر شہادت اور کونسی ہوگی اس کے کہنے کی ضرورت نہیں کہ بمبئی کے لوگ کیا کہتے ہیں یا کولمبو کے باشندے کیا خیال کرتے ہیں بلکہ یہ کلکتہ کے لوگ جو کچھ صحیح جانتے ہیں وہ ہے کیا آپ اپنے ہمسایوں کی بات پر یقین نہ کرینگے۔ یہ تحریر جو کہ ڈاکٹر پریس ناتھ دت صاحب ایل۔ ایم۔ ایس (ابوس اینڈ کمپنی عطاران ۲-۴-۲ کورن والس اسٹریٹ کے شفاخانہ کے طبیب اکی ہے پڑھیے وہ لکھتے ہیں میں نے ڈون کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈونس بیک ایک کڈنی پلس) گردوں کے مرضوں میں اور خاص کر پتھری کی تکلیف کی حالت میں لوگوں کو استعمال کرائی ہیں اور مجھ کو کامیابی حاصل ہوئی۔ یہ مشہور بات ہے کہ پتھری بھی مثل دوسرے پیشاب کے مرضوں درد پشت اور وجع مفاصل کے گردوں کے خراب اور کمزور ہو جانے سے ہوتی ہے ڈون کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈونس بیک ایک کڈنی پلس) صرف نباتاتی اجزا سے بنائی گئی ہیں اور دوائیاں اس عمدگی سے مرکب کی گئی ہیں کہ وہ گردوں کی بیماریوں کو جلد اور پوری طرح سے دور کرتی ہیں۔ کیسا ہی نازک مزاج شخص ہو وہ بھی ان گولیوں کو اس کامل یقین کے ساتھ استعمال کر سکتا ہے کہ وہ جلد اور ہمیشہ کے لئے شفا بغیر کسی قسم کے آئندہ برے نتائج پیدا کرنے کی بخشتی ہیں۔ تمام دوا فروشوں کی دوکانوں پر یا براہ راست ڈون کی ادویہ پوسٹ آفس باکس نمبر ۲۰ بمبئی کے پتہ سے ملتی ہیں قیمت فی شیشی دو روپیہ یا چھ شیشیوں کے عہ اگر آپ اپنی فرمایش کے ساتھ اس اشتہار کو معہ نام اخبار کہ جس میں یہ چھپا تھا بھیجینگے تو آپکی فرمایش کی تعمیل بغیر ویلیو پی ایبل خرچ لینے کے کی جائے گی۔

ڈون کا مرہم (ڈونس اینٹ منٹ) ایک مرتبہ لگانے سے کسی قسم کی خارش کیوں نہ ہو فوراً کم ہو جاتی ہے اور اکثر وقت تو ایک ہی ڈبیا چنبل جن بواسیر (باہر نکلی ہوئی یا خونی) سرخ بادہ۔ کمر جوا۔ کیڑے۔ چٹہ۔ داد اور جلد کی سب طرح کی سوزش۔ نمکین۔ پھوڑا۔ اور خارش وغیرہ کو بہت بگڑی ہوئی حالت میں بھی شفا بخشنے کے لئے کافی پائی گئی ہے۔ تمام دوکانداروں کے پاس قیمت دو روپیہ

لاکھوں روپیہ کمانیکا سہل طریق

اگر آپ خوشنودی پبلک کے علاوہ لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے

ہیں تو حکیم نور محمد پروپرایٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور کے ایجاد کردہ تریاق طاعون کی شیشیاں منگا کر فروخت کریں جس کے کمیشن و منافع سے آپ مالا مال ہو سکتے ہیں۔ اس تریاق بے نظیر و سریع الاثر۔ مجرب المجرب کی خاصیت ہے کہ بفضلہ تعالیٰ حفظ ما تقدم استعمال کرنے سے طاعون و جملہ امراض وبائیہ سے امن رہتا ہے اور اگر مبتلائے طاعون کے کانوں پیچھے بخار شروع ہوتے ہی اس کے چند قطرات ٹپکائے جائیں اور گھی میں ملا کر بدن پر مالش کی جائے تو سر درد و بخار چند منٹ میں دور اور سرسام و گلٹی کا خطرہ کافور اور تمام جسم میں جلد صحت و سرور حاصل ہوگا۔ تمام مریضوں بالخصوص بچوں اور ان کے لئے جن کو بے ہوشی یا بندش گلو کے باعث دوا حلق سے اترنا محال ہو جاتا ہے یہ تریاق نعمت غیر مترقبہ ہے تعمیم افادہ کے لئے بشرط حلفی اقرار عدم افشا ادائی نیس اس کا تیار کرنا بھی سکھا دیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ مگر ان اشخاص سے جو ایجنٹ ہو کے یا سیکھنے کے ارادہ سے بغرض تجربہ منگائیں۔ نصف قیمت (نوٹ) جو اخبار یہ اشتہار درج کرنا چاہیں نمونہ اخبار زر اجرت سے مطلع فرمائیں۔

المشتہر

فتح الدین کارخانہ تریاق طاعون مقام موکل ضلع لاہور

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز و طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل وہ سماں دکھا رہی ہے لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہے ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں اول آزما دیکھ منگاؤ بھلا اس میں کچھ بھی دھوکا ہے۔ قوائے متناسلہ کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت کی ہے ہم نے امراض مخصوصہ کے علاج کے لئے یہ لاجواب معجون طیار کی ہے جس کے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے متناسلہ انشاء اللہ تعالیٰ فوراً دفع ہونگے اور ہر قسم کی باہیہ شکایت کیلئے مفید ہے ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم لکھ ماریں کہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے اول نمونہ مفت منگائیے پھر پسند ہو طلب فرمائیں قیمت فی بکس ایک روپیہ عہ

طلاء طلسمی۔ بیرانہ سال کے اثر اور جوانی کی بے اعتدالیاں اور غلط کاریوں سے جو مرض لاحق ہوتے ہیں اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچا دیتے ہیں وہ ہمارے اس طلاء طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ

فہرست کتب موجودہ دفتر الحکم

ست بچن ۱ار - آریہ دھرم - آریہ مذہب کی حقیقت کو حضرت حجۃ اللہ نے طشت از بام کردیا ہے خصوصیت کیساتھ جواب دیا ہے جو وہ اسلام پر کرتے ہیں قیمت ۸/ - نماز پر تقریر اور مسئلہ وحدت وجود پر خط - حضرت مسیح موعود نے نماز کے اسرار پر لطیف تقریر فرمائی ہے اور وحدت وجود کے اعتقادات کا لاجواب رد کیا ہے یہ رسالہ بہت ہی مقبول ہوا ہے قیمت ۲/ - سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب قیمت ۲/ - نور القرآن حصہ دوم - عیسائیوں کا عجیب رد - قیمت ۴/ - فیصلہ آسمانی - قیمت ۲/۰ - ایڈیٹر الحکم کی تالیفات - تفسیر القرآن پارہ اول - یہ تفسیر قوم اور بزرگان قوم نے غیر معمولی طور پر پسند فرمائی ہے قیمت فی پارہ ۱۲/ - سلک مروارید حصہ اول - سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی طرز کا پہلا رسالہ جو مستورات کی اصلاح کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے موافق ناول کے طور پر لکھا ہے قیمت ۴/ - حصہ دوم ۴/ حضرت اقدس کی پرانی تحریریں ۲/۰ - برہان الحق قیمت ۳/ - مجاہد المسیح قیمت ۳/ خطبات کریمیہ قیمت ۴/ - تفسیر سورہ نبت - قیمت ۳/ - نمونہ قرآن مجید ۳/ -

المشتہر
مینجر اخبار الحکم قادیان ضلع گورداسپور

حقیقت نماز شائع ہو گئی

کتاب حقیقت نماز جس میں خدا کے فضل سے نماز کی حقیقت کو بڑی تفصیل سے لکھا گیا ہے - شائع ہو چکی ہے اس کتاب کا پڑھنا ہر ایک پر ضروری ہے نماز کے کل مسائل کو بڑی وضاحت سے بیان کرنے کے علاوہ حضرت اقدس کے کل دعاوی پر ضمناً بحث کی ہے اور جیسا کہ اس سے قبل ایک مکمل فہرست الحکم مورخہ ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۷ میں بطور ضمیمہ شائع کر چکا ہوں آخری پارہ کی چند سورتوں کی تفسیر بھی درج کی گئی ہے کتاب کی قیمت بلحاظ اس کی خوبیوں کے کم ہے یعنے معہ محصول ڈاک ۱۲/ اور علاوہ محصول صرف ایک روپیہ درخواست ذیل کے پتہ پر آنی چاہیئے -

شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان دار الامان

انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سالانہ جلسہ پر حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر بے نظیر

مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۰۷ء بروز جمعہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

اور جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے۔ اس وقت کہیں گے کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا۔ کیونکہ جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہو گا۔ اس وقت تک خدا تعالےٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہو سکتا۔ گو ان دونوں قسم کے حقوق میں بڑا حق خدا تعالےٰ کا ہے مگر اس کی مخلوق کے ساتھ معاملہ کرنا یہ بطور آئینہ کے ہے جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا وہ خدا کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا۔ یاد رکھو اپنے بھائیوں کے ساتھ بکلی صاف ہو جانا یہ آسان کام نہیں بلکہ نہایت مشکل کام ہے منافقانہ طور پر ملنا جلنا اور بات ہے مگر سچی محبت اور ہمدردی سے پیش آنا اور چیز ہے۔ یاد رکھو اگر اس جماعت میں سچی ہمدردی نہ ہو گی تو پھر تباہ ہو جائیگی۔ اور خدا اس کی جگہ کوئی اور جماعت پیدا کرے گا ہمارے نبی کریم صلعم نے جو جماعت بنائی تھی۔ ان میں سے ہر ایک زکی نفس تھا۔ اور ہر ایک نے اپنی جان کو دین پر قربان کر دیا ہوا تھا۔ ان میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا۔ جو منافقانہ زندگی رکھتا ہو۔ سب کے سب حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنے والے تھے۔ سو یاد رکھو اس جماعت کو بھی خدا تعالےٰ انہیں کے نمونہ پر چلانا چاہتا ہے اور صحابہؓ کے رنگ میں رنگین کرنا چاہتا ہے جو شخص منافقانہ زندگی بسر کرنے والا ہو گا۔ وہ آخر اس جماعت سے کاٹا جائے گا۔ یاد رکھو یہ خدا کا وعدہ ہے خبیث اور طیب کبھی اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ ابھی وقت ہے کہ اپنی اپنی اصلاح کر لو۔ یاد رکھو کہ انسان کا دل خدا کے گھر کی مثال ہے۔ خانۂ خدا اور خانۂ انسان ایک جگہ نہیں رہ سکتا۔ جب تک انسان اپنے دل کو پورے طور پر صاف نہ کرے۔ اور اپنے بھائی کے لئے دکھ اٹھانے کو تیار نہ ہو جائے۔ تب تک خدا کے ساتھ معاملہ صاف نہیں ہو سکتا۔ اور یہ باتیں میں اس واسطے بیان کرتا ہوں کہ آپ لوگ جو یہاں قادیان میں آئے ہو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ پھر خالی کے خالی ہی واپس چلے جاؤ۔ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں معلوم نہیں کہ آئندہ سال تک کون مرے اور کون زندہ رہے گا۔ اس لئے سچے دل سے توبہ کرنی چاہیئے۔ خدا فرماتا ہے۔ یاایھا الذین آمنو توبوا الی اللہ توبۃ نصوحاً [۲۸/۲۰] سو انسان کو چاہیئے کہ اگر توبہ کرے تو خالص توبہ کرے۔ توبہ اصل میں رجوع کو کہتے ہیں۔ صرف الفاظ ایک قسم کی عادت ہو جاتی ہے اس لئے خدا تعالےٰ نے یہ نہیں

توبہ نصوح

کہا کہ صرف زبان سے توبہ توبہ کرتے پھرو بلکہ فرمایا کہ خدا کی طرف رجوع کرو جیسا کہ حق ہے رجوع کرنے کا۔ کیونکہ جب تناقض جہات میں سے ایک کو چھوڑ کر انسان دوسری طرف آجاتا ہے تو پھر پہلی جگہ دور ہو جاتی ہے اور جس کی طرف جاتا ہے۔ وہ نزدیک ہو جاتی ہے۔ یہی مطلب توبہ کا ہے کہ جب انسان خدا کی طرف رجوع کر لیتا ہے اور دن بدن اسی کی طرف چلتا ہے تو آخر یہ نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ وہ شیطان سے دور ہو جاتا ہے اور خدا کے نزدیک ہو جاتا ہے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جو جس کے نزدیک ہوتا ہے اسی کی بات سنتا ہے اس لئے ایسے انسان پر جو عملی طور پر شیطان سے دور اور خدا سے نزدیک ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فیوض اور برکات کا نزول ہوتا ہے اور سفلی آلایشوں کا گند اس سے دھویا جاتا ہے جیسے آگے فرمایا عسیٰ ربکم ان یکفر عنکم سیاتکم۔ کیونکہ توبہ میں ایک خاصیت ہے کہ گذشتہ گناہ اس سے بخشے جاتے ہیں۔ ایسے ہی ایک اور جگہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطھرین [۲/۱۲] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک تو تواب ہوتے ہیں اور ایک مطہر ہوتے ہیں۔

تواب اور متطہر

تواب ان کو کہا جاتا ہے جو بکلی خدا کی طرف رجوع کر لیتے ہیں اور مطہر وہ ہوتے ہیں۔ کہ وہ مجاہدات اور ریاضات کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کے دل میں ایک کیڑ سی لگی رہتی ہے کہ کسی طرح سے ان آلائشوں سے پاک ہو جاویں۔ اور نفس امارہ کے جذبات پر ہر طرح سے غالب آ کر زکی النفس بن جاویں۔

نفس کی اقسام

یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن مجید میں نفس کی تین قسمیں بیان کی گئی ہیں نفس امارہ۔ نفس لوامہ۔ نفس مطمئنہ۔ نفس امارہ اسکو کہتے ہیں۔ کہ سوائے بدی کے اور کچھ چاہتا ہی نہیں۔ جیسے فرمایا اللہ تعالےٰ نے ان النفس لامارۃ بالسوء [۱۳/۱] یعنی نفس امارہ میں یہ خاصیت ہے۔ کہ

نفس امارہ

وہ انسان کو بدی کی طرف جھکاتا ہے۔ اور ناپسندیدہ اور بد راہوں پر چلانا چاہتا ہے۔ جتنے بدکار چور ڈاکو دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ وہ سب اسی نفس کے ماتحت کام کرتے ہیں۔ ایسا شخص جو نفس امارہ کے ماتحت ہو ہر ایک طرح کے بدکام کر لیتا ہے۔ ہم نے ایک شخص کو دیکھا تھا جس نے صرف بارہ آنہ کی خاطر ایک لڑکے کو جان سے مار دیا تھا۔ کسی نے خوب کہا ہے کہ ؎

حضرت انسان کہ حد مشترک را جامع است

مے تواند شد مسیحا مے تواند خر شدن

غرض جو انسان نفس امارہ کے تابع ہوتا ہے وہ ہر ایک بدی کو شیر مادر کی طرح سمجھتا ہے اور جب تک کہ وہ اسی حالت میں رہتا ہے بدیاں اس سے دور نہیں ہو سکتیں۔ پھر دوسری قسم نفس کی نفس لوامہ ہے۔ جیسے کہ قرآن شریف میں خدا تعالےٰ

نفس لوامہ

فرماتا ہے ولا اقسم بالنفس اللوامہ [۲۹/۱۷] یعنی میں اس نفس کی قسم کھاتا ہوں۔ جو بدی کے کاموں اور نیز ہر ایک طرح کی بے اعتدالی پر اپنے تئیں ملامت کرتا ہے۔ ایسے شخص سے اگر کوئی بدی ظہور میں آجاتی ہے۔ تو پھر وہ اس پر جلدی سے متنبہ ہو جاتا ہے۔ اور اپنے آپ کو اس بری حرکت پر ملامت کرتا ہے اور اسی لئے اس کا نام نفس لوامہ رکھا ہے یعنی بہت ملامت کرنے والا۔ جو شخص اس نفس کے تابع ہوتا ہے۔ وہ نیکیوں کے بجا لانے پر پورے طور پر قادر نہیں ہوتا۔ اور طبعی جذبات اس پر کبھی نہ کبھی غالب آجاتے ہیں۔ لیکن وہ اس حالت سے نکلنا چاہتا ہے۔ اور اپنی کمزوری پر نادم ہوتا رہتا ہے۔ اس کے بعد تیسری قسم نفس کی نفس مطمئنہ ہے۔ جیسے فرمایا اللہ تعالےٰ نے یاایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی [۱۲/۲۳] یعنی اے وہ نفس جو خدا سے آرام پا گیا ہے اپنے رب کی طرف واپس چلا آ تو خدا سے راضی ہے اور خدا تجھ پر راضی ہے پس میرے بندوں میں مل جا اور میرے بہشت کے اندر داخل ہو جا۔ غرض یہ وہ حالت ہوتی ہے۔ کہ جب انسان خدا سے پوری تسلی پا لیتا ہے اور اس کو کسی قسم کا اضطراب باقی نہیں رہتا۔ اور خدا تعالےٰ سے ایسا پیوند کرتا ہے کہ بغیر اس کے جی بھی نہیں سکتا۔ نفس لوامہ والا تو ابھی بہت خطرے کی حالت میں ہوتا ہے۔ کیونکہ اندیشہ ہوتا ہے کہ لوٹ کر وہ کہیں پھر نفس امارہ نہ بن جاوے۔ لیکن نفس مطمئنہ کا وہ مرتبہ ہے کہ جس میں نفس تمام کمزوریوں سے نجات پا کر روحانی قوتوں سے بھر جاتا ہے۔ غرض یاد رکھنا چاہیئے کہ جب تک انسان اس مقام تک نہیں پہنچتا اس وقت تک وہ خطرہ کی حالت میں ہوتا ہے اس لئے چاہیئے کہ جب تک انسان اس مرتبہ کو حاصل نہ کرے۔ مجاہدات اور ریاضات میں لگا رہے۔ سوچنا چاہیئے کہ انسان کے بدن پر جذام کا داغ نکل آتا ہے تو پھر کیسے کیسے خیالات اس کے دل میں اٹھتے ہیں اور کیسے دور دراز کے نتیجوں پر وہ پہنچتا ہے۔ اور اپنی آنیوالی حالت کا خیال کر کے وہ کیسا غمگین ہوتا ہے کبھی خیال کرتا ہے کہ شاید اب

جسمانی اور روحانی جذام

لوگ مجھ سے نفرت کرنے لگ جاینگے اور میرے ساتھ بدسلوکی سے پیش آینگے۔ اور کبھی سوچتا ہے کہ خدا جانے اب میں کسی ابتر حالت میں ہو جاؤں گا۔ اور کن کن دکھوں میں مبتلا ہونگا۔ لیکن افسوس کہ اسبات کا خیال تک بھی نہیں کیا جاتا۔ کہ آخر مرنا ہے اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔ اس وقت کیا حالت ہو گی۔

یہ جذام تو ایسا ہے کہ مرنے کے بعد ہی اس سے خلاصی

ہو جاتی ہے مگر وہ کہ ہر جو روح کو تنگ ہو جاتا ہے وہ تو ابد تک رہتا ہے۔ کیا کبھی اس کا بھی فکر کیا ہے۔ یاد رکھو جو خدا کی طرف صدق اور اخلاص سے قدم اٹھاتے ہیں وہ کبھی ضائع نہیں کئے جاتے۔ ان کو دونوں جہانوں کی نعمتیں دی جاتی ہیں جیسے فرمایا اللہ تعالے نے ولمن خاف مقام ربہ جنتان ۲۷/۱۴ اور یہ اس واسطے فرمایا کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ میری طرف

دو بہشت

آنے والا دنیا کھو بیٹھتے ہیں۔ بلکہ ان کے لئے دو بہشت ہیں۔ ایک بہشت تو اسی دنیا میں اور ایک جو آگے ہوگا۔ دیکھو تمام انبیاء گذرے ہیں کیا کسی نے اس دنیا میں ذلت اور خواری دیکھی؟ سب کے سب اس دنیا میں سے کامیاب اور مظفر و منصور ہو کر گئے ہیں۔ خدا

انبیا کی سادگی

نے ان کے دشمنوں کو تباہ کیا اور ان کو عزت اور جلال کے تخت پر جگہ دی۔ لیکن اگر وہ اس دنیا کے پیچھے پڑتے تو زیادہ سے زیادہ دس بارہ روپیہ ماہوار کی نوکری انہیں ملتی۔ کیونکہ وہ صاف گو اور سادہ طبع تھے مگر جب انہوں نے خدا کے لئے اس دنیا کو چھوڑا۔ تو ایک دنیا ان کے تابع کی گئی۔ غور کر کے دیکھو کہ اگر ان لوگوں نے خدا کے لئے اس دنیا کو چھوڑ دیا تھا۔ تو نقصان کیا اٹھایا؟ حضرت ابوبکر رضی صدیق کو ہی دیکھو کہ جب وہ شام کے ملک سے واپس آ رہے تھے۔ تو راستہ میں ایک شخص ان کو ملا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ کوئی تازہ خبر سناؤ۔ اس شخص نے جواب دیا کہ اور تو کوئی تازہ خبر نہیں۔ البتہ تمہارے دوست (محمد صلعم) نے پیغمبری کا دعوے کیا ہے۔ اس پر ابوبکر صدیق نے اس کو جواب دیا کہ اگر اس نے نبوت کا دعوے کیا ہے تو وہ سچا ہے۔ وہ جھوٹا کبھی نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق سیدھے حضرت نبی کریم صلعم کے مکان پر چلے گئے۔ اور آنحضرت کو مخاطب کر کے کہنے لگے کہ آپ گواہ رہیں کہ سب سے پہلے آپ پر ایمان لانے والا میں ہوں۔ دیکھو انہوں نے آنحضرت صلعم سے کوئی معجزہ نہیں مانگا تھا۔ صرف پہلے تعارف کی برکت سے وہ ایمان لے آئے تھے۔ یاد رکھو معجزات وہ طلب کیا کرتے ہیں جن کو تعارف نہیں ہوتا۔ جو لنگوٹیا یار ہوتا ہے اس کے لئے تو سابقہ حالات ہی معجزہ ہوتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی کو بڑی بڑی تکالیف کا سامنا ہوا۔ طرح طرح کے مصائب اور سخت درجہ کے دکھ اٹھانے پڑے لیکن دیکھو کہ اگر سب سے زیادہ انہیں کو دکھ دیا گیا تھا۔ اور وہی سب سے بڑھ کر ستائے گئے تھے۔ تو سب سے پہلے تخت نبوت پر وہی بٹھائے گئے تھے۔ کہاں وہ تجارت کہ

تخت نبوت کا پہلا وارث

تمام دن دھکے کھاتے پھرتے تھے اور کہاں یہ درجہ کہ آنحضرت صلعم کے بعد سب سے اول خلیفہ انہیں کو مقرر کیا گیا۔ انسان کو چاہیئے کہ خدا تعالے پر بدظنی کرنے سے بچے۔ کیونکہ اس کا انجام آخر میں تباہی ہوا کرتا ہے جیسے فرمایا اللہ تعالے نے وذالکم ظنکم الذی ظننتم بربکم اردٰکم فاصبحتم من الخاسرین ۲۴/۱۸ اس لئے سمجھنا چاہیئے کہ خدا تعالے پر بدظنی کرنا اصل میں بے ایمانی کا بیج بونا ہے جس کا نتیجہ آخر کار ہلاکت ہوا کرتا ہے

بدظنی کا نتیجہ

جب کبھی خدا تعالے کسی کو اپنا رسول بنا کر بھیجتا ہے۔ اور جو اس کی مخالفت کرتا ہے۔ یاد رکھو جب ایک مامور من اللہ آتا ہے تو اس سے منہ پھیرنا اصل میں خدا سے منہ پھیرنا ہے۔ دیکھو گورنمنٹ کا ادنیٰ سا چپراسی ہوتا ہے پانچ روپیہ ماہوار اس کی تنخواہ ہوتی ہے۔

گورنمنٹ کا چپراسی اور زمیندار لوگ

لیکن جب وہ گورنمنٹ کے حکم سے سرکاری پروانہ لے کر زمینداروں کے پاس جاتا ہے اگر زمیندار یہ خیال کر کے کہ یہ ایک پانچ روپیہ کا ملازم ہے اس کو تنگ کریں اور بجائے اس کے حکم کی تعمیل کر کے الٹا اس کو ماریں پیٹیں اور بدسلوکی سے پیش آویں۔ تو اب بتلاؤ کہ کیا گورنمنٹ ایسے شخصوں کو سزا نہ دیگی؟ دیگی اور ضرور دیگی کیونکہ گورنمنٹ کے چپراسی کو بے عزت اور ذلیل کرنا اصل میں گورنمنٹ کو ہی بے عزت اور ذلیل کرنا ہے اسی طرح جو شخص خدا کے مامور کی مخالفت کرتا ہے وہ اس کی نہیں بلکہ حقیقت میں خدا کی مخالفت کرتا ہے۔

یاد رکھو خدا اگرچہ سزا دینے میں دھیما ہے مگر جو لوگ اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتے اور بجائے اس کے کہ اپنے

خدا کا رسول اور دنیا دار لوگ

گناہوں کا اقرار کر کے خدا تعالے کے حضور جھک جائیں الٹے خدا تعالے کے رسول کو ستاتے اور دکھ دیتے ہیں وہ آخر پکڑے جاتے ہیں اور ضرور پکڑے جاتے ہیں۔ دیکھو دن نہایت نازک آتے جاتے ہیں اس لئے تم لوگوں کو چاہیئے کہ خدا تعالے کے حضور سچی توبہ کرو۔ اور تضرع اور ابتہال کے ساتھ دن رات اس سے دعائیں مانگتے رہو۔ خدا تمہیں توفیق دے۔ اب دعا کر لو۔

اسکے بعد حضرت اقدس نے بمعہ سامعین۔۔۔۔ نہایت خلوص کے ساتھ دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگیں ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان آمنوا بربکم فآمنا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیاتنا وتوفنا مع الابرار ربنا واتنا ما وعدتنا علی رسلک ولا تخزنا یوم القیمہ انک لا تخلف المیعاد ۔

عید اضحیٰ کی تقریب پر احمدیوں کو اطلاع

یہ ذکر ایک سے زیادہ مرتبہ کیا گیا ہے کہ سیالکوٹ کی انجمن احمدیہ ہمارے سلسلہ میں ایک درخشان جماعت ہے اور جب کسی قومی معاملہ کے متعلق **نمونہ** پیش کرنے کی حاجت پڑتی ہے۔ تو سیالکوٹ کی جماعت کا ہی نام لینا پڑتا ہے اور اس امر میں مجھکو اور تمام بہی خواہان قوم اور بزرگان ملت کو خوشی ہوتی ہے یہ ایک فضل ہے جو سیالکوٹ کی جماعت کو ملا ہے۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

اسی جماعت نے عید فنڈ کی تحریک کی تھی۔ اور یہ تحریک سالہا سال سے کام کر رہی ہے اور سیالکوٹ ہی کی جماعت کو یہ فخر ہے۔ کہ **عید فنڈ** کی رقم سب سے زیادہ جمع کر کے بھیجتی رہی ہے۔ اب **عید الضحٰی** کی تقریب قریب ہے اس لئے قبل از وقت جماعت کو آگاہ کرنا ضروری ہے کہ اس موقعہ پر نہایت احتیاط اور کوشش سے کام کیا جاوے اور اگر ہر **فرد** ایک روپیہ جیسا کہ مقرر کیا گیا ہے اس فنڈ میں داخل کر دے تو ایک سال کے مدرسہ کے اخراجات صرف ایک **عید** کی تقریب پر جمع ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ امر افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ جیسے چاہیئے سعی نہیں کی جاتی اس لئے میں احمدی انجمنوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں اور جہاں تک ان سے ہو سکے اس فنڈ کی فراہمی کے لئے دل و جان سے کوشش کریں اور اگر زیادہ نہیں تو کم از کم **دس ہزار** روپیہ تو اس تقریب پر جمع ہو جانا چاہیئے۔ ہر ایک انجمن سے جسقدر رقم وصول ہوگی وہ اخبار میں انجمن کے اسم وار چھاپ دینے کی کوشش کی جائے گی۔

عید فنڈ کے علاوہ **قربانی کی کھالوں** کو جمع کر کے اسکا روپیہ یہاں کے مساکین طلباء کی ضرورت کے لئے دیا جاوے ان رقوم کیلئے جو بہترین مصرف یہاں موجود ہیں دوسری جگہ نہیں ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے قوم کے بڑے بڑے کام ہو سکتے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ وہ کونسے الفاظ لاؤں جس سے قوم کے دل متاثر ہو سکیں یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے وہ جس دل کو چاہیئے قومی ضرورتوں کے احساس کیلئے برگزیدہ کرے زمانہ آئیگا جب ان ضروریات کیلئے دست سوال دراز کرنے کی حاجت نہ ہوگی اس وقت لوگ چاہیں گے کہ انکا روپیہ کسی دینی خدمت کے لئے کام آئے مگر سلسلہ مستغنی ہوگا۔

پس آج وقت ہے کہ ہم اپنے مالوں سے سلسلہ کی خدمت کریں قوم کے بچوں کی تعلیم کا سوال بہت بڑا ہے۔ اور اس پر تمہاری آئندہ نسلوں کی ترقی کا سوال وابستہ ہے۔ اس لئے اسکو حل کرنے کی طرف توجہ کرو میں پھر ایک بار کہتا ہوں کہ عید فنڈ میں پوری توجہ اور سعی سے وصول کیا جاوے اور قربانی کی کھالیں بھی احتیاط سے جمع کر کے انکا روپیہ مساکین فنڈ کیلئے بھیجا جاوے۔

وجود باری اور توحید

خدا کی ذات وصفات اور اُس کے وجود کا مسئلہ تمام مذاہب کی جان ہے اور بقیہ تمام مسائل مذہبی فرعات اور اس کا ضمیمہ کہلائے جاتے ہیں۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جاوے اور تاریخ عالم کی ورق گردانی کیجاوے تو جو ٹھوکریں دُنیا کی تمام قوموں نے اس راس المسائل میں کھائی ہیں اور اس مسئلہ کے متعلق جن غلطیوں میں تمام اہل مذاہب بلکہ تمام عالم باستثناء اسلام کے پڑے ہیں وہ حد بیان سے باہر ہیں بلکہ اگر یوں کہا جاوے کہ مذہبی مسائل میں جسقدر اہم المسائل وجود باری کا مسئلہ ہے اُسی قدر اہم ترین غلطیاں اُس کے سمجھنے میں انسانوں سے ظہور میں آئیں تو کچھ بیجا نہ ہوگا۔

انسان کی فطری حالت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب سب سے اول انسان کرہ ارض پر تخلیق کیا گیا ہوگا تو وہ بھی مثل اور بہائم کے جنگل اور میدانوں میں مارا مارا پھرتا ہوگا۔ اُس میں نہ اپنی حفاظت کا ادراک ہوگا اور نہ لوازمات آسائش کے بہم پہنچانے کی قابلیت ہوگی نہ وہ اپنے سے زبردست دشمنوں کا مقابلہ کر سکتا ہوگا۔ اور نہ اُن کے حملوں سے اپنی حفاظت کی اُس میں قدرت ہوگی۔ لیکن خطروں کے وقت وہ ضرور اپنے سے کسی بالاتر طاقت کی پناہ چاہتا ہوگا۔ جس طرح چارپائیوں اور بہائم حتے کہ چیونٹیوں تک کی حرکات سے آج اس امر کا مشاہدہ ہوتا ہے کہ وہ بھی خطرہ کے وقت اپنے سے کسی بالاتر قوت کی حفاظت و پناہ میں اپنے آپکو دینا چاہتے ہیں۔ یہ تو خدائے قدیر کے وجود ہستی کی ایک دلیل ہے۔

لیکن یہ امر انسانی ادراک سے بالاتر ہے کہ وہ ذات واجب الوجود کیا ہے؟ اُس کے اوصاف وصفات کیسے ہیں؟ اور کن کن صفات سے وہ موصوف ہو سکتا ہے۔ یہ تمام امور ادراک بشری سے باہر تھے پس اُس زمانہ کے انسانوں نے ہر اپنے سے بالاتر طاقت کو اپنا رب اور رازق بنا لیا اور جب تک اُس کے سچے مرسلوں نے دنیا میں آنکر اوصاف باری تعالیٰ کو نہ بتلایا انسان اپنے سچے خالق کو نہ پہچان سکا لیکن تمام گذشتہ شریعتوں کو اُن کے متبعین نے کچھ ایسا غلط مبحث کر لیا کہ وجود باری کی نسبت صحیح عقائد تقریباً معدوم ہوگئے اور ملت عیسوی کے پیرو تین خدا ماننے لگے اور پھر تین کو ایک اور ایک کو تین کہنے لگے حالانکہ یہ اجتماع النقیضین خود ان کی سمجھ میں بھی نہ آیا اور جب بالکل مجبور ہوئے تو کہنے لگے کہ عقیدہ کا سمجھ میں کچھ ضروری امر نہیں ہے۔

مصری کئی کروڑ خداؤں کو تسلیم کرتے تھے۔ پارسیوں کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ نیکی و بدی کا خدا ایک کیونکر ہو سکتا ہے۔ اس لئے انھوں نے نیکی و بدی کے دو خدا علیحدہ علیحدہ مقرر کئے۔ ہندوؤں کے یہاں کم سے کم تین خدا تھے۔ برہما۔ بشن۔ مہیش۔ یہود البتہ ایک خدا کے قائل تھے۔ لیکن جن اوصاف سے وہ لوگ خدا کو نسبت دیتے تھے۔ وہ ایک معمولی انسانی صفت سے بھی کم تھی۔ مثلاً یہودیوں کا خدا ایک رات یعقوب سے کشتی لڑا رہا اور جب اُس کو نہ پچھاڑ سکا تو صبح کیوقت یعقوب کے پاؤں کی نس چڑھا کر اُس سے اپنا پیچھا چھڑایا۔ اور اس طرح دھوکہ دیکر وہ آسمان پر چڑھ گیا۔ وغیرہ وغیرہ۔

یہ اُن قوموں کا تذکرہ ہے کہ جو خدا کے وجود کو تسلیم کرتی تھیں لیکن اُن کے علاوہ بہت سی وہ قومیں بھی تھیں جو سرے سے خدا کی قائل ہی نہ تھیں۔ مثلاً زندیق۔ دہریہ۔ ساوئین۔

خلاصہ یہ ہے کہ دنیا اسی قسم کی عالمگیر تاریکی میں مبتلا تھی اور انسانی دلوں کو اسی قسم کے توہمات نے مسخر کر رکھا تھا کہ ان غلط خیالات و معتقدات کے تاریک پردہ کو چاک کر کے دفعتہً اسلام نے اپنا نورانی چہرہ دنیا کو دکھلایا اور بتلایا کہ جن غلط معتقدات میں تم مبتلا ہو اور جن محدود اوصاف کے ساتھ اس افضل ترین عالم ذات کو منسوب کرتے ہو۔ اُن سب سے وہ خدائے حی و قیوم ارفع و اعلےٰ ہے۔

اسلام نے جس خدا کو دنیا سے متعارف کرایا وہ خدا واحد محض ہے اور زمان و مکان جہت و اشارہ تحت و فوق ہر قسم کی قیود اور خصوصیات سے مبرا و منزہ ہے یہ وہ تقدیس و تنزیہ تھی جس پر یورپ نے بھی حیرت ظاہر کی اور یورپ کا مشہور فاضل گبن کہہ اٹھا کہ جب زمان و مکان جہت و اشارہ تمامی خصوصیات کو علیحدہ کر لیا جاوے تو پھر خیال کے لئے کیا باقی رہتا ہے؟ بے شبہ اسلام کو ایسی ہی وسیع الخیالی کی بنیاد قائم کرنا تھی جو جسمانی خصوصیات سے بالکل مبرا ہو۔ اور اسی بنا پر اسلام نے ہر قسم کی بت پرستی کو خواہ وہ اشارۃً ہی کیوں نہ ہو ناجائز قرار دیا۔ کیونکہ اسلام نے خدا کی ذات کو پاک و منزہ خیال قائم کیا تھا وہ ایسا نہ تھا کہ خدا تصور بغیر جسمانی پیکر و صورت کے انسانی دلوں میں نہ آسکے۔ ہندو۔ مصری۔ صابئی۔ رومن کیتھلک عیسائی سب خدا کے تصور کے لئے تمثیل کے محتاج تھے اور اسی وجہ سے طرح طرح کی بت پرستیوں میں مبتلا تھے۔ لیکن اسلام میں باوجود صدہا فرقوں کے پیدا ہو جانے کے کسی فرقہ کو آج تک بت پرستی کا خیال بھی نہ آسکا۔ دُنیا میں آج تمام دیگر مذاہب کے لوگ جس قدر روشن ضمیر اور بلند خیال ہوتے جاتے ہیں وہ توحید خالص کے قریب آتے جاتے ہیں۔ علوم و فنون اور خیالات کی وسعت جس قدر بڑھتی جاتی ہے اُسی قدر خدا کی نسبت جسمانی قیود کا خیال مٹتا جاتا ہے۔ دیکھئے آریہ سماج کے بانی نے بھی جب ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈالی تو اُنھوں نے بھی ایک ایسا خدا دنیا کے سامنے پیش کیا جو جسمانی قیود سے مبرا ہے۔ لیکن چونکہ وہ اسلامی تعلیم کو بخوبی نہ سمجھ سکے تھے۔ اس لئے مسئلہ توحید میں اسلام کی صحیح نقل بھی نہ کر سکے اور جس خدا کو اُنھوں نے دنیا کے سامنے پیش کیا اُس کے ساتھ ہی ازلیت میں اُس کے دو اور شریک بھی کر دیئے یعنے جس طرح خدا کو انادی اور غیر مخلوق بتلایا اُسی طرح اُس کے ساتھ مادہ اور روح کو بھی ازلی اور انادی اور غیر مخلوق ٹھیرایا۔ علاوہ ازیں سوامی دیانند اپنے پرمیشور کو تخت و مکان سے بھی مستثنےٰ نہ کر سکے اسی کا سبب ہے کہ آریہ پرمیشور کو ہر اعلےٰ و ادنےٰ کثیف و غلیظ نجاست بول و براز تک میں بھی متمکن مانتے ہیں بخلاف اس کے اسلام نے نہایت وضاحت کے ساتھ بتلا دیا ہے کہ جس خدا کو عالم کے سامنے پیش کرتا ہوں نہ صرف بخود بلکہ اُس کا علم ہر جگہ محیط ہے۔ اسلام نے جس خدا کو پیش کیا ہے اُس کو ان الفاظ کے ساتھ پیش کیا ہے کہ:۔

"اللہ (وہ ذات پاک ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ (کارخانہ عالم کا) سنبھالنے والا نہ اُس کو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے جو اُس کے اذن کے بغیر اس کی جناب میں (کسی کی) سفارش کرے جو کچھ لوگوں کو پیش (آرہا ہے) وہ اور جو کچھ اُن کے بعد (ہونے والا ہے) وہ اُس کو (سب) معلوم ہے اور لوگ اُس کی معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس نہیں رکھتے مگر جتنی وہ چاہے" پھر آگے چلکر ارشاد ہوتا ہے:

"آسمانوں اور زمین کی حفاظت اُسپر (مطلق) گراں نہیں ہے۔ وہ بڑا عالی شان اور عظمت والا ہے۔ (سورہ بقر رکوع ۳۴) اور آگے ارشاد ہوا ہے کہ:۔ "وہ اللہ ایسا (پاک ذات) ہے کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں پوشیدہ اور ظاہر (سب) کا جاننے والا وہی بڑا مہربان (اور) رحم والا ہے۔ وہ اللہ ایسا (پاک ذات) ہے کہ اس کے سوائے کوئی معبود نہیں (تمام جہان کا) بادشاہ ہے پاک ذات ہے (تمام) عیبوں سے بری ہے امن دینے والا ہے نگہبان ہے زبردست ہے بڑا دباؤ والا ہے۔ بڑی عظمت رکھتا ہے یہ لوگ جیسے جیسے شرک کرتے ہیں اللہ (کی ذات) اُس سے پاک ہے وہی اللہ ہر چیز کا خالق (ہر چیز کا) موجد ہے (مخلوقات کی طرح طرح کی) صورتیں بنانیوالا ہے (اُس کی اچھی اچھی صفتیں ہیں اور اسی سبب سے اُس کے اچھے ہی اچھے نام ہیں جو (مخلوقات) آسمانوں اور زمین میں ہے (سب ہی تو اُس کی تسبیح (تقدیس) کرتے ہیں اور وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔ سورہ الممتحنہ رکوع ۴) پھر ارشاد ہوتا ہے کہ:۔ "کہو کہ وہ اللہ ایک اللہ بے نیاز ہے نہ اُس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ کوئی اُس کی برابری کا ہے" (سورۃ الاخلاص)

ایک اور مقام پر فرمایا ہے کہ "آسمان اور زمین میں کس قدر بے شمار نشانیاں ہیں لیکن یہ لوگ اُنپر گذر جاتے ہیں اور انکی طرف رخ نہیں کرتے"۔ دوسری جگہ وارد ہوا ہے کہ:۔ "بعض لوگ ایسے ہیں جو خدا کے باب میں بے علمی کے ساتھ جھگڑتے ہیں کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے"۔ ایک تیسرے مقام پر آیا ہے کہ:۔ "اگر آسمانوں اور زمین میں کئی خدا ہوتے تو دونوں میں فساد پڑ جاتا"۔ آیات متذکرہ بالا تقریباً ہر ایک فرقہ یعنے پارسیوں۔ عیسائیوں۔ ہندوؤں اور آریوں وغیرہ کے لئے محاضر ہیں جن کی تشریح تحصیل حاصل ہے تاہم مختصراً سمجھ لیجئے کہ نہ تو خدا کو کسی نے جنا۔ اور نہ خدا نے کسی کو جنا اُس کی ذات توالد اور تناسل (جو لازمہ بشریت

ہے اگے سلسلہ سے بالکل مبرا ہے اس لئے باپ بیٹے اور روح القدس کا سلسلہ بالکل مہمل ہے۔ نظام عالم درہم برہم ہو جاتا۔ اس لئے وہ ذات پاک بے شک واحد محض ہے۔ پس کئی کروڑ یا نیکی و بدی کے دو جدا جدا خداؤں کا عقیدہ باطل ہے۔ اب رہا وہ خدا جو اپنے ایک بندے سے کشتی لڑ کر بازی نہ لیجا سکا وہ خدائی کے قابل نہیں ہو سکتا جس کے مثیل بھی مثل اس کے ازلی و ابدی ہوں۔ رہا وجود باری سے انکار وہ بھی جہالت محض ہے کیونکہ جب نظام عالم کا مترتب کرنیوالا کوئی نہیں تو یہ عالم کہاں سے ظہور میں آیا کیونکہ علت بدون معلول اور فعل بغیر فاعل ناممکن ہے۔ آخر کار ایک ایسے خدا کا وجود تسلیم کرنا پڑتا ہے جو تمام عیوب و نقائص سے منزہ اور تمام اوصاف اور ہر ایک قسم کی قابلیتوں۔ قوتوں۔ قدرتوں میں وحید اور فرد ہو اُسکا کسی شعبہ اور کسی نوع میں کوئی شریک نہ ہو چنانچہ اس مسئلہ کو کس خوبی سے اسلام نے حل کر دیا ہے کہ اگر کوئی بھی اس اللہ پاک کا کسی قسم کا بھی شریک ہوتا تو یہ نظام عالم درہم برہم ہو جاتا۔ اسی مسئلہ کو اگر فلاسفر اور منطقی شخص کے سامنے منطقی پیرایہ میں پیش کیا جائے تو پہلے مقدمات ذیل کو ذہن نشین کرانا ہوگا (۱) عالم میں گو بظاہر ہزاروں لاکھوں اشیا نظر آتی ہیں لیکن عالم ایک شئے واحد ہے اور یہ تمام اشیا اُس کی ذاتیات اور اجزا ہیں جس طرح انسان میں ہاتھ پاؤں ناک۔ کان۔ آنکھ۔ منہ اور بہت سے اندرونی اعضا موجود ہیں۔ تاہم انسان ایک شئے واحد ہے۔ (۲) ایک چیز کی دو علت تامہ نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ علت تامہ کے یہ معنے ہیں کہ اُس کے وجود کے ساتھ بلا انتظار کسی اور چیز کے معلول وجود میں آ جائے۔ اس لئے اگر ایک معلول کے لئے دو علت تامہ ہوں ایک بالکل بیکار ہوگی۔ (۳) خدا عالم کی علت تامہ ہے۔ اب استدلال کے مقدمات یہ ہیں۔ عالم ایک شئے واحد ہے اور شئے واحد کی دو علت تامہ نہیں ہو سکتیں اس لئے عالم کی بھی دو علت تامہ نہیں ہو سکتیں۔ خدا عالم کی علت تامہ ہے اور علت تامہ متعدد نہیں ہو سکتی اس لئے خدا بھی متعدد نہیں ہو سکتا" پس جس پاکیزہ عنوان سے خداوند عالم کو واحد محض اسلام نے بتلایا ہے اُس عنوان کی نظیر خود اسلام ہی ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ خدا کے اقرار و اعتراف کا دل پر جو اخلاقی اثر پڑتا ہے وہ بغیر توحید کامل کے پیدا نہیں ہو سکتا۔ اطاعت۔ انقیاد خشوع و خضوع۔ توکل۔ اخلاص کی حالت اُسی وقت دل پر طاری ہو سکتی ہے جب یہ خیال ہو کہ ہماری تمام حاجتوں تمام ضرورتوں ساری امیدوں۔ کل خواہشوں کا کوئی ایک ہی مرکز ہے۔ انسان میں استقلال ارادہ۔ دلیری بے نیازی کے اوصاف بھی توحید کامل کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتے۔ غور کیجئے کہ جو شخص ایک کے سوا اور کوئی دوسرا بھی حاجت روا مانتا ہے اُس کا سر ہر ایک آستانہ پر جھکنے کے واسطے طیار رہتا ہے۔ یہ مضمون اگرچہ اُس درجہ تکمیل نہیں ہو سکا ہے جس پایہ کا یہ مضمون ہے تاہم غور کرنے اور سبق حاصل کرنے کے واسطے کافی ہے۔ ضیاء الاسلام مراد آباد

حضرت حکیم الامت لاہور میں

آریہ سماج وچھووالی کے سالانہ جلسہ پر حضرت حکیم الامت جب لاہور میں تشریف لے گئے تھے۔ تو وہاں ایک شخص نے ان پر ایک سوال کیا تھا جس کو فائدہ عام کے لئے بمعہ جواب ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

سوال۔ اللہ تعالے قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔ تو اس کے بعد تم لوگ درود شریف پڑھ کر محمد رسول اللہ صلعم کے لئے کیا مانگتے ہو۔ اور جو مانگتے ہو وہ حضرت ابراہیم ؑ سے کم درجہ پر کیوں مانگتے ہو۔ جیساکہ کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم سے ظاہر ہوتا ہے۔

جواب۔ یاد رکھو۔ ایک خدا کا فضل ہوتا ہے۔ اور ایک تکمیل دین ہوتی ہے۔ خدا کے فضل محدود نہیں ہوتے۔ کیونکہ اللہ تعالے خود محدود نہیں ویسے اس کے فضل بھی محدود نہیں اس کے گھر کا دوالہ کبھی نہیں نکلتا۔ وہ جو کچھ کسی کو عنایت کرتا ہے اس سے بھی بدرجہا بڑھکر دے سکتا ہے۔ اسی واسطے مسلمانوں نے بہشت اور بہشت کی نعماء کو ابدی اور لاانقطاع ابدی مانا ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے عطاءً غیر مجذوذ اور پھر فرمایا۔ لا مقطوعۃ ولا ممنوعۃ۔ غرض جب کہ خدا کے فضل بے انت ٹھہرے اور ہم جناب الہی سے اپنے محسن کے لئے درد دل سے خاص رحمتوں کا نزول طلب کریں گے تو خدا تعالے ہماری خوشنودی پر جناب نبی کریم صلعم کے لئے خاص رحمتوں کا بھیجنا منظور فرمائے گا اور چونکہ اس دعا کے لئے اس نے خود ہمیں حکم دیا ہے اس واسطے یقیناً صلوٰۃ اور سلام کی دعا قبول ہوگی۔ اور اس ذریعہ سے جب ہمارے نبی کریم صلعم کو خاص انعامات حاصل ہونگے تو وہ خوش ہو کر ملاء اعلی میں ہمارے لئے توجہ کریں گے۔ پس درود شریف کے پڑھنے سے مومن کو چار فائدے حاصل ہو سکتے ہیں

۱۔ خدا تعالے کی عظمت اور جلال کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آ جائے گا۔ کیونکہ وہ ایک ایسی بلند شان والی قادر اور توانا ہستی ہے۔ کہ سب کے سب انبیاء رسول اور دیگر اولوالعزم ہر وقت اسکے محتاج ہیں۔

۲۔ خدا تعالے کا کمال غنا ظاہر ہوگا۔ کہ سارا جہان اس سے سوال کرتا رہے۔ مگر اس کے خزانے ختم نہیں ہو سکتے اور جتنا دیتا ہے اس سے بھی بدرجہا بڑھ کر دینے کے لئے اس کے پاس موجود ہے۔

۳۔ آپ نبی کریم صلعم کی نسبت یہ اعتقاد پختہ ہو جائے گا۔ کہ وہ خدا کا محتاج ہے۔ اور ہر آن میں محتاج ہے۔ خدائی کے مرتبہ پر نہیں پہنچا۔ اور نہ پہنچیگا۔ بلکہ عبد کا عبد ہی ہے۔ اور عبد ہی رہیگا۔ اور رہیگا۔ اور خدا تعالے کا فیضان ان پر ہمیشہ ہوتا رہتا ہے اور ہوتا رہے گا۔

۴۔ درود شریف کے پڑھنے والا اس ذریعہ سے آنحضرت صلعم کے ساتھ اس ترقی میں شریک رہے گا۔ باقی رہا علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم تو اس کا یہ جواب ہے کہ ہمارے نبی کریم صلعم حضرت ابراہیم کی آل میں بھی داخل ہیں اور صلوٰۃ بھیجنے والا چاہتا ہے کہ جس قدر برکات اور انعامات الٰہیہ حضرت ابراہیم اور اس کی اولاد پر ہوئے ہیں۔ ان سب کا مجموعہ ہمارے نبی کریم صلعم کو عطا ہو۔ اس سے یہ تو ثابت نہیں ہو سکتا کہ ہمارے نبی کریم صلعم حضرت ابراہیم سے کمتر درجہ پر ہیں۔ بلکہ اس سے تو ان کے اعلی مدارج کا پتہ لگتا ہے چونکہ درود شریف پڑھنا ایک نیک کام ہے اور یہ ایک حکم ہے۔ کہ جو کوئی نیکی سکھاتا ہے تو اس کو بھی اسی قدر ثواب پہنچتا ہے جسقدر کہ سیکھ کر عمل کرنے والے کو اس لئے دنیا میں جسقدر لوگ نمازیں پڑھتے ہیں اور عبادتیں کرتے ہیں۔ ان سب کا ثواب ہمارے نبی کریم صلعم کو بھی پہنچتا ہے اور ہر وقت پہنچتا ہے۔ کیونکہ زمین گول ہے۔ اگر ایک جگہ فجر ہے۔ تو دوسری جگہ عشا ہے۔ ایک جگہ اگر عشا ہے تو دوسری جگہ شام ہے ایسے ہی اگر ایک جگہ ظہر کا وقت ہے تو دوسری جگہ عصر کا ہوگا۔ غرض ہر گھڑی اور ہر وقت ہمارے نبی کریم صلعم کو ثواب پہنچتا رہتا ہے۔ دنیا میں کروڑ در کروڑ رکوع اور سجدہ کرتے اور درود پڑھتے اور دوسری دعائیں مانگتے ہیں۔ اور پھر اس کے علاوہ دوسرے احکام پر چلتے روزے رکھتے زکواتیں ادا کرتے ہیں۔ اس لئے ماننا پڑے گا۔ کہ ہر آن میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ان عبادات کا ثواب پہنچتا رہتا ہے۔ کیونکہ اسی نے تو یہ باتیں سکھائی ہیں۔ کہ تم لوگ نمازیں پڑھو زکوتیں دو اور مجھ پر درود بھیجو۔ اور پھر محمد رسول اللہ صلعم کی اپنی اور جو دعائیں مانگتی ہونگی۔ وہ ان کے علاوہ ہیں۔ اب تم سوچ سکتے ہو۔ کہ جب سے مسلمان شروع ہوئے اور جب تک رہیں گے۔ ان سب کی عبادتیں ہمارے نبی کریم صلعم کے نامہ اعمال میں بھی ہونی چاہیں۔ اس لئے ماننا پڑے گا۔ کہ وہ دنیا کی کل مخلوقات کا سردار ہے۔ کیونکہ اس کے اعمال تمام دنیا سے بڑھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ جو کوئی مسلمان نیکی کرے گا۔ سو وہ محمد رسول اللہ صلعم کے نامۂ اعمال میں ضرور لکھی جائیگی اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ تمام رسولوں نبیوں اور اولیاؤں کا بھی سردار ہے۔ کیونکہ دنیا میں جسقدر رسول گذرے ہیں انکی امتیں ان کے لئے دعائیں نہیں کرتی۔ مگر ہمارے نبی کریم صلعم کے لئے انکی امت دن رات دعائیں مانگتی رہتی ہے۔ اور ہمارے نبی کریم صلعم کا تمام نبیوں اور تمام مخلوق سے بڑھ کر ہونیکا یہ ایک ثبوت ہے۔

مسلمان اندھوں کی حفاظت کرو

حافظ وظیفہ تو دعا گفتن است و بس
در بندِ آں مباش کہ نشنید یا شنید

کچھ عرصہ گذرتا ہے کہ مَیں نے روزانہ پیسہ اخبار میں اسلامی انسکلو پیڈیا کے متعلق ایک مختصر سا نوٹ لکھا تھا۔ مجھے خیال تھا کہ کوئی دردمند دل میری اس تحریر سے متاثر ہوگا اور اُن نام نہاد انجمنوں کو متوجہ کریگا جو حمایت و اشاعتِ اسلام کے دعوے کرتے ہیں مگر

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

اسلام کی حمایت اور حفاظتِ دین قویم ان کے لئے ضروری نہیں ان کی غرض و غایت شاید کچھ اور ہے جس سے ہم ناآشنا ہیں۔ کسی مسلمان اخبار نویس نے اسپر کوئی ریمارک لکھنا بھی حرام سمجھ لیا جس سے مسلمانوں کی دینی حمیت کا اندازہ ہو سکتا ہے ٭ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

حالت تو یہاں تک پہنچ چکی ہے اور بااینہمہ کہتے ہیں کہ کسی مصلح اور مامور کی حاجت نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ملتِ بیضا کے متعلق ان میں احساس کا مادہ بھی نہیں رہا۔ افسوس۔

آج مَیں ایک اور امر مسلمانوں کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں مَیں جانتا ہوں کہ غالباً اس کا بھی وہی حشر ہو جو اسلامی انسکلو پیڈیا والے مضمون کا ہوا۔ لیکن مجھے اس کی پروا نہیں مَیں نیک نیتی سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں اور اگر ایک دل پر بھی ٹھیس لگی تو مَیں سمجھونگا میری آہ کا اثر خالی نہیں گیا۔

اندھوں کی مفلوک اور معذور جماعت یوں تو ہر قوم اور طبقہ میں پائی جاتی ہے اور مسلمانوں میں بھی موجود ہے عیسائیوں نے پہلے ہی سے ایسے لوگوں کے لئے مدرسہ کھولے ہوئے ہیں جہاں اندھوں کو بائبل پڑھائی جاتی ہے اور مختلف قسم کے کام سکھائے جاتے ہیں۔ یورپ اور امریکہ نے اندھوں کی تعلیم اور تربیت کے لئے جس قدر سہولتیں اور آسانیاں پیدا کی ہیں اور انھیں ایک معذور اور مغلوب مخلوق کی بجائے کارآمد انسان بنانے کے لئے بہت کچھ کر دکھایا ہے اس زمانہ میں اگر اپنی قوم کے اندھے لڑکے اور لڑکیوں کے لئے کوئی بہترین صورت ہم لوگ پیدا نہ کر سکیں تو سخت افسوس اور ناشکری ہوگی۔ جب اس قسم کے ذرائع نہ تھے تو ان نابینا لڑکوں اور لڑکیوں کو حتی الوسع قرآن مجید حفظ کرایا جاتا تھا چنانچہ کثرت سے اب بھی ایسے لوگ موجود ہیں۔ مگر صرف اسی قدر تعلیم سے انھیں مسجد نشین . . . . کر دیا جاتا تھا اور اب تک اسی طریق پر کم و بیش عمل جاری ہے۔ بیشک عمدہ بات ہے کہ ان لوگوں کو قرآن مجید حفظ کرایا جاتا ہے لیکن جبکہ ان کی تعلیم اور تربیت مزید کے سامان اور اسباب میسر آسکتے ہیں تو پھر کیوں انہیں کار آمد فرقہ نہ بنایا جاوے۔ اب وہ بڑے مسجدوں میں بھیک ٹکڑے توڑنے والے سُست اور نکمے موجود ہیں اور بیکار میٹھے بیٹھے جو جو کچھ انھیں سوجھتا ہے اس کو خدا ہی بہتر جانتا ہے یا عام تجربے دُنیاداروں کو بتاتے ہیں۔ اس لئے کوشش ہونی چاہیئے کہ اس گروہ کی تربیت اور تعلیم کا مناسب انتظام کیا جائے۔ مسجدوں کی آمدنیاں بعض جگہ بیش تر ہیں اگر مسلمانوں کی خیرات کا کوئی مناسب انتظام ہو اور مسلمانوں کو خدا سمجھ دے تو معمولی اخراجات سے یہ اندھوں کے لئے ایک نہیں بیسیوں بلکہ صدہا مدرسے قائم کر سکتے ہیں۔

مینے امرتسر میں عیسائیوں کے اندھوں کے بنائے ہوئے عمدہ عمدہ سامان دیکھے ہیں انہیں ٹوکریاں۔ چکیں بنانی سکھائی جاتی ہیں کُرسیاں بُنتے ہیں اور لکڑی کے عمدہ عمدہ کام کرتے ہیں۔ اور اس طرح پر نہ صرف وہ نابینا گروہ آسایش سے زندگی بسر کرتے ہیں بلکہ مشن کو کچھ پیدا کر کے دیتے ہیں اور انپر کچھ بھی مشن کا خرچ نہیں ہوتا۔ ہاں اس ذریعہ سے وہ ان اندھوں اور سورداسوں کو جو مسجدوں یا شوالوں میں بیٹھے ہوئے۔

چوں بخلوت مے روند آں کارِ دیگر میکنند

کا عمل کرتے ہیں کار آمد گروہ بنانے کے علاوہ عیسائی بنا لیتے ہیں۔ سررشتہ تعلیم کی طرف سے ایک سکول جواب کھولنے کی تجویز ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ غالباً یہ بھی عیسائیوں کی طرف سے کھولا جاویگا۔ اور گورنمنٹ اس میں کچھ مدد دے۔ اس سکول کا کھلنا تو کسی صورت میں مضر نہیں ضروری ہے لیکن اگر عیسائیوں نے ہی اس سکول کو کھولا تو مسلمان اپنی نسل کے ایک بہت بڑے حصہ کے ضائع ہونے کا یقین کر لیں۔ جو بچے اس سکول میں جائینگے اُن میں سے اکثروں کا تبدیل مذہب کر لینا بہت سہل ہوگا اور عیسائیوں کی یہی غرض اس سکول کے اجرا میں مخفی ہوگی ٭ اگر مسلمانوں میں کچھ بھی حمیت ہے تو اس کا تدارک اور انسداد کریں اور انسداد کی یہ صورت نہیں کہ اندھوں کو اس تعلیم گاہ میں جانے نہ دیں بلکہ یہ ہے کہ خود ان کی تعلیم کا انتظام کریں یہ کام میں سمجھتا ہوں پندرہ ہزار روپیہ کے سرمایہ سے ہو سکتا ہے اور اس قدر رقم صرف پنجاب ہی کے مسلمان جمع کر سکتے ہیں اور اگر وہ صرف ان روٹیوں کی قیمت ہی اس فنڈ میں دیدیں جو پہلے سے نابینا لڑکوں کو دیتے ہیں تو کافی ہو سکتی ہے۔ مسلمانو! خدا کے واسطے بیدار ہو جاؤ۔ یہ دن غفلت کے نہیں ہیں۔ اپنی اس کمزور نسل کی حفاظت کرو آج تمھیں جو گروہ ایک بوجھ اور ناکارہ معلوم ہوتا ہے اگر تم موجودہ طریقہ تعلیم سے فایدہ اُٹھاؤ تو یہ گروہ تمہارے لئے بہت مفید ہو سکتا ہے چونکہ یہ لوگ نابینا ہوتے ہیں اس لئے انکی ذہنی طاقتیں اور غور و فکر کی قوتیں بہت کچھ کام کر سکتی ہیں دیکھو مَیں پھر کہتا ہوں لا تقتلوا اولادکم من خشیۃ املاق یہ بھی قتل اولاد ہے۔

اے پنجاب و ہند کے مسلمانو! کیا تم میں بھی ایک فرد نہیں ہے جو اس ضروری اور نفع رساں کام کے لئے کھڑا ہو۔ یہ سکول جو مسلمان نابینا لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے قائم کریں دوسرے سکولوں کی نسبت جلد تر مفید اور سیلف سپورٹنگ ہو سکتا ہے۔ بہرحال اب فقت ہے کہ تم اپنی ذریت کی مدد کرو۔ اور دنیا کی خاطر اسلام جیسے برگزیدہ مذہب سے دور پھینکنے کی کوشش نہ کرو۔ اگر عیسائیوں کی طرف سے سکول کُھل گیا اور مذہبی طور پر اس کا کوئی برا اثر پڑا تو یاد رکھو اس کے ذمہ وار تم ہونگے۔ مَیں وہ کون سے الفاظ لاؤں جن سے تمہارے دل میں اس ضرورت کا اثر پیدا کر سکوں بجز اس کے کہ اے خدا تو ہی اس قوم کے دل میں التفات اور اس ضرورت کا احساس اُنہیں بخش۔ آمین

کاش مسلمان اپنے روپیہ کے مصرف کا خیال کریں لاکھوں کروڑوں روپے جو عرسوں اور تعزیوں اور دوسری تقریبوں پر صرف کئے جاتے ہیں اگر وہ اس قسم کی مفید قوم انسٹی ٹیوشنز کے اجرا پر صرف ہوں تو خود اندازہ کر لو وہ قوم اور ملک کے لئے کس قدر مفید اور مبارک ہو سکتے ہیں۔ علما اور صوفی سجادہ نشین اگر اس سوال پر توجہ کریں تو شاید بہت کچھ کر سکیں وہ عوام پر اپنا اثر ڈالیں اُن سے ایک ایک پیسہ لیں اور اس قسم کے مدرسہ کے لئے سرمایہ جمع کریں اور پھر لاہور جیسے مقام پر ایسا مدرسہ کھولدیں۔ مَیں دیکھوں گا کہ اس تحریک کا کیا اثر ہوتا ہے۔ اگر یہ بھی خاموشی کے ساتھ گذر گئی تو پھر یقین نہیں تو یہ ظن کرنے کا حق ہوگا کہ مسلمان اپنی ذریت کو تباہ کرنے کا آپ ذمہ اُٹھاتے ہیں اے اللہ تو رحم فرما اور اس قسم کے ابتلا سے محفوظ رکھ۔ آمین

ضروری اطلاع

بعض خریداران کا الحکم ۲۴ دسمبر نمبر ۴۶ یہاں رکھ لیا گیا تھا لیکن پوری احتیاط سے تقسیم نہیں کیا گیا۔ اسواسطے عام طور پر یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جس خریدار کے پاس نمبر ۴۶ مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۷ کا الحکم نہیں پہنچا وہ براہ مہربانی دفتر میں اطلاع کر کے طلب کریں۔ منیجر الحکم

خبرونکا گلدستہ

دنیاء اسلام کی خبرین

ہندوستان کے اکثر مقامات مین ماہ ذی الحجہ کا چاند اتوار کی شام کو دیکہا گیا۔ عید ۱۵ ارجنوری کو بروز بدہ ہوگی۔

کابل سے اطلاع پہنچی ہے کہ فقیر سید افتخار الدین برٹش ایجنٹ جو ماہ گذشتہ مین کابل سے واپس آنے والے تہے انہین گورنمنٹ کی طرف سے اور دو سال تک کابل مین قیام کرنے کا حکم ملا ہے۔

امیر کابل سیاحت انگلستان کی طیاریان کر رہے ہین۔

لسان العرب۔ عربی لغت کی ایک مستند اور جامع کتاب ہے۔ چہاپہ کی بعض غلطیون کیوجہہ سے اہل مصر نے ارادہ کیا ہے کہ اسکی تصحیح کے لئے ایک کمیٹی قایم کی جاوے (علمی مذاق اور خدمت زبان اس کا نام ہے۔ ایڈیٹر)

علماء جرمن کی خواہش ہے کہ ارض یمن مین ایک وفد لیجاوے جو وہان جاکر آثار عرب کی تحقیقات کرے لیکن یمن کی موجودہ مخدوش حالت شاید ایسے وفد کی اجازت نہ دے سکے

سلطان روم نے مطبع عثمانیہ کے مطبوعہ قرآن مجید کئی ہزار کو ملبو مین تقسیم کئے ہین۔ کاش اس کے ساتہہ قرآن مجید کی صحیح تعلیم کا بہی بندوبست ہوتا۔

قیروان۔ افریقہ کا مشہور اور قدیم شہر اسلام کی پہلی صدی کی یادگار ہے مشہور فاتح عقبہ نے جو دولت امویہ کی طرف سے افریقہ کا کمانڈر انچیف تہا۔ اس شہر کو آباد کیا۔ اور فتوحات کا ہیڈکواٹر قرار دیا تہا۔ حال مین اسی فاتح جنرل کے نام پر ایک انجمن قائم ہوئی ہے جس کا نام جمعیتہ العقبہ ہے۔

راجہ محمد صادق خان صاحب والی ناپنارہ کا مکہ مین ہیضہ سے انتقال ہوگیا ہے۔

باب عالی نے اناطولین ریلوے کو اپنا سرمایہ بڑہا کر دوگنا کرنے کی اجازت دیدی ہے جس سے کسیقدر یہ بہی مقصود ہے کہ بغداد ریلوے کے متعلق تیز رو ٹرینین چلانے کے لئے لائن کے مستحکم و مضبوط کیا جاوے۔ **لائین** کے حلب تک پہنچ جانے پران ٹرینون کی آمدورفت کا انتظام کیا جاے گا

تبریز کی ایک تار برقی مظہر ہے۔ ترکی ایرانی سرحد کا نزاع دور کرنے کو جو کمیشن مقرر ہوا تہا۔ اسنے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔

اخبار پایونیر مستند سرکاری خبر کی بنا پر لکہتا ہے کہ بغداد اور دمشق مین عنقریب موٹر کار کی آمدرفت کا سلسلہ جاری ہونے والا ہے اور اس کے متعلق قسطنطنیہ کے ٹہکیدارون سے جو معاہدہ ہو رہا تہا۔ وہ تقریباً تکمیل کو پہنچ چکا ہے۔

ایرانی پارلیمنٹ نے ۱۹۱۰ء کے لئے شاہی اخراجات کی مقدار پچیس لاکہہ فرنیک قرار دی ہے (فرنیک ۹ ر کے برابر ہوتا ہے)

ایران مین اخبارات کو آزادی دیگئی ہے بشرطیکہ شریعت اسلامیہ کے خلاف کچہہ نہ لکہا جاوے۔

اخبارات مظہر ہین کہ حجاز ریلوے کے مدینہ منورہ پہنچنے پر قسطنطنیہ مین ایک جلسہ ہوگا جس مین قیصر ہند کو بہی دعوت دی جائے گی۔

متفرق خبرین

ہندوستان مین سزائے تازیانہ کے قانون کی ترمیم امپیریل لیجسلیٹو کونسل کلکتہ کے آئندہ اجلاس مین غالباً پیش ہوگی اور سزائے تازیانہ صرف عادی مجرمون کے لئے رہ جاے گی۔

ممالک متحدہ کی گرانی کے خیال سے بنگال کی بندرگاہون سے روانہ کرنے کے لئے رنگون مین ڈیڑہ کروڑ ٹن چاول مول لئے گئے۔

سول ملٹری گزٹ کا ایک الہ آبادی نامہ نگار تجویز کرتا ہے کہ چونکہ صوبجات متحدہ اور بعض اضلاع پنجاب مین سخت قحط پڑ رہا ہے اس لئے یہ عمدہ موقع ہے کہ افواج سرکاری کے لئے رنگروٹ بہرتی کئے جاوین۔

ہوڑہ کلکتہ سے الہ آباد تک ریلوے لائین اسی سال رواں کے اندر ڈبل کردی جائے گی۔ ہوڑا سے کام شروع کردیا گیا ہے

پال گہاٹ ضلع میلاپور مین ۱۰ ارجنوری کو ویدک ادویہ کی نمایش ہوگی۔ اور قدیم ہندوستانی طریق علاج پر بعض دلچسپ مضامین پڑہے جائین گے۔

۳ ارجنوری ۱۹۱۰ء کے ایک تار سے معلوم ہوا کہ تمام انگلستان مین سخت پالا پڑتا ہے۔ اور تیز تند مشرقی ہوا چل رہی ہے سردی کی وجہہ سے کئی موتین واقعہ ہو رہی ہین۔

مکہ مدینہ اور ینبوع و بابلے ہیضہ زورون پر ہے۔

لوکل گورنمنٹون نے پرائمری تعلیم مفت دیجانے کے متعلق اپنی رائین بہیجدی ہین۔

امسال تمام ہندوستان مین رقبہ زیر کاشت گندم سال گذشتہ کی نسبت ۴ ۳ فیصدی کم ہے پنجاب اور صوبجات متحدہ مین یہ کمی ترتیب ۲۴ اور ۳۵ فیصدی ہے۔

صوبجات متحدہ ممالک متوسط راجپوتانہ پنجاب اور صوبہ سرحدی مین چارہ کے سخت قحط کی وجہہ سے گورنمنٹ نے تاجران چارہ کے واسطے ذیل کی ایک بہاری رعایت کا اعلان کیا ہے تاکہ چارہ کی عام تجارت مین ترقی ہو۔ اور تمام موجودہ ذخیرے پورے طور پر مستعمل ہوسکین۔ اس چارہ پر (باستثنائے چارہ برائے ضمیمہ فوج) جو سٹیشن ہائے متعلقہ صوبجات متذکرہ بالا کو روانہ کیا جاوے بحساب نصف آنہ فی روپیہ پیسہ گاڑی فی میل اور ایک آنہ فی بوگی گاڑی وصول کیا جائے گا اور جو کرایہ مذکورہ بالا ریلوے ہائے کے خاص تخفیف شدہ کرایہ جات کے حساب سے باقی رہیگا۔ وہ گورنمنٹ ادا کریگی۔

بنارس مین دریائے گنگا کے پل پر سے گذرنے کا محصول یکم ماہ حال سے موقوف ہوگیا۔

رنگون مین ایک انجمن بدین غرض قایم ہوئی ہے۔ کہ طلباء مدارس کو وظایف دیکر تحصیل علم کے لئے جاپان اور دیگر ممالک کو بہیجا جاوے۔

ضلع دہلی مین دیوانی مقدمات کی کثرت کی وجہہ سے ڈسٹرکٹ جج اور منصف کی ۲ زاید آسامیاں چہہ ماہ کے لئے منظور ہوئی ہین۔

مدراس مین مویشی کے درمیان ایک قسم کا مرض نمودار ہوگیا ہے۔ جو فی الحال میونسپلٹی کے جانورون تک محدود ہین۔

لائل پور کے مجوزہ زراعتی کالج کا نصاب تعلیم طیار ہو رہا ہے یہ کالج جولائی ۱۹۱۰ء سے کہل جائیگا۔ اور تمام سٹاف یورپین ہوگا۔

لالہ لاجپت رائے نے ۴ رماہ حال کو ممبئی آریہ سماج کے سالانہ جلسہ مین تقریر کرتے ہوئے ظاہر کیا کہ سماج نے آج تک پولیٹکس مین حصہ نہین لیا۔ لیکن کچہہ تعجب نہین کہ آیندہ وہ ملکی معاملات پر غور و بحث کیا کرے۔

مرض النوم کی تحقیقاتی کانفرنس کا اجلاس جو ۸ رجنوری کو مقام لنڈن منعقد ہونے والا تہا۔ فرانس کی درخواست پر ماہ فروری تک ملتوی ہوگیا۔

اوکسفورڈ مین ۱۵ سے ۱۸ دسمبر تک بین الاقوام کانگریس مذاہب کا اجلاس ہوگا۔

دارالامان کی خبرین

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی رسالہ کی تصنیف کے کام مین مصروف ہین۔ اور خدا تعالیٰ کا فضل آپ کی تائید کر رہا ہے

۲- ۱۰ ارجنوری ۱۹۱۰ء کو قادیان مین بارش ہوگئی ہے جسکی سبب سے اناج کے معمولی بہاو مین پہلے کی نسبت ارزانی ہونے لگی ہے۔ اور زمیندار کاشت ربیع کے کام مین مصروف ہوگئے ہین۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عاجز بندون کی دستگیری فرمائی ہے۔

۳- ۱۲ ارجنوری ۱۹۱۰ء کو ایک ضلع ہزارہ کا احمدی یہان آکر فوت ہوگیا۔ اور خوش قسمتی سے مقبرہ بہشتی مین جگہ پائی۔

ایڈیٹوریل بریف نوٹس

مضمون نگار مطلع رہین

الحکم مین چھپنے کے لئے جس قدر مضامین ایڈیٹر آئین گے اور اگر وہ مفید اور ضروری نہ ہونگے۔ تو انہین ردی کی ٹوکری مین ڈالدینے پر مجبور ہوگا۔ دور از مطلب تمہیدون کو قطعاً چھوڑ دینا چاہیئے۔ واقعات اور صداقتین ایسی باتون کی محتاج نہین ہوا کرتین۔ ایسا ہی شخصی امور اور ذاتی مباحث کو بھی دور از کار سمجھنا چاہیئے۔

ہشیار باش!!!

حاملان عیسائیت پہلے ہی اشاعت عیسوئیت کے نئے موقع شناسی مین ماہر اور مشتاق ہین اور ملک مین قحط سالی ان کے لئے موسم بہار اور سرسبزی فصل کا زمانہ سمجھا جاتا ہے۔ موجودہ قحطہ سالی سے فائدہ اُٹھانے کے لئے دوسرے عیسائی مشنون کو چھوڑ کر مکتی فوج نے بڑے وسیع پیمانہ پر کام کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اسنے ہندوستان کے قحط زدگان کی امداد کے لئے ایک فنڈ قایم کیا ہے۔ اس کے ذریعے اناج ارزان فروخت کیا جائیگا۔ محتاجون کو قرض دیا جاویگا۔ اور قحط زدہ لوگون کو زرخیز علاقہ مین آباد ہونے مین مدد دی جائیگی۔ یہ تجاویز جو مکتی فوج نے اختیار کرنی چاہی ہین فی نفسہ قحط زدگان کی امداد کے رنگ مین بہت مفید اور خوش کن ہین۔ مگر اس دانہ کے نیچے ایک دام ہے۔ جو جان بچا کر ایمان چھین لیگا۔ مفلوک الحال مسلمانون کو کیا غیرت دلاؤن اور کس رنگ مین انہین اپنی نسلون کو عیسوئیت کے شکار ہونے سے بچانے کی تحریک کرون۔

اگر در خانہ کس است حرفے بس است

مسلمانونکی تعلیمی کانفرنس آئندہ اجلاس

مسلمانون کی تعلیمی کانفرنس کا پچھلا اجلاس کراچی مین نہایت کامیابی سے ختم ہوگیا۔ اگلے سال کے لئے تعلیمی کانفرنس کے لئے امرتسر کی خبر ہے ندوۃ العلمار کا بھی ایک اجلاس ہو چکا ہے۔ تعلیمی کانفرنس مین ملک کے تعلیم یافتہ مسلمان جمع ہوتے ہین۔ اس تعلیمی کانفرنس سے فائدہ اٹھانے کے لئے اگر ریویو آف ریلیجنز کا ایک خاص نمبر کئی ہزار کی تعداد مین چھاپ کر مفت تقسیم کیا جاوے تو جہان ایک طرف سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عام تبلیغ اور حجت تعلیم یافتہ گروہ پر قایم ہو جائے گی۔ وہان رسالہ مذکور کی اشاعت عام کی تحریک ہوسکیگی۔ کانفرنس نمبر کی اشاعت کے لئے ایک معقول رقم کی ضرورت ہوسکتی ہے لیکن یہ سوال احمدی انجمنون مین قابل غور ہونا چاہیئے۔

یہ اتفاق نہین نفاق ہے

مین مسلمانون کے مختلف فرقون مین باہمی اتفاق کا دل سے خواہشمند ہون لیکن میری سمجھ مین یہ سوال حل ہوتا نظر نہین آتا جب تک کہ وہ ایک وجود کو مفترض الطاعت تسلیم نہ کرلین۔ اس قسم کے جھگڑون اور دشمنیون کی آگ پر کبھی پانی پڑ سکتا ہی نہین۔ اس کی لانظیر نظیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود ہے جس نے عربون کے صدیون کے اختلافات کو مٹا کر سب کو ایک ہی پلیٹ فارم پر کھڑا کر دیا۔ پس اسی اسوۂ حسنہ کو سامنے رکھ کر مین بڑی جرأت اور دلیری سے کہہ سکتا ہون کہ بدون امام کے اتفاق ہو نہین سکتا۔ حال مین مظفر نگر کی انجمن اسلامیہ اور انجمن جعفریہ کے جلسون کی تقریب پر شیعہ سنیون مین اتحاد کی ایک صورت دکھائی گئی ہے۔ یہ آثار تو اچھے ہین مگر جن لوگون کے معتقدات مین زمین آسمان کا فرق ہو۔ ان مین دلی اتفاق ہو۔ میری سمجھ مین تو آ نہین سکتا۔ یہ تو ایک قسم کا نفاق ہے کہ دل مین ایک دوسرے سے بیزار ہون اور بظاہر متحد خدا کرے کہ ہم سب کے سب اپنے اختلافات کو امام کے ذریعہ مٹانے کی توفیق پاسکین۔

مغربی تہذیب کا نیا شگوفہ

آریہ گزٹ لکھتا ہے

مغرب مین عورتون کی بیجا آزادی سے ہی نہین۔ بدزبانی کے ہاتھون بھی شوہر نالان ہین۔ کلکتہ مین مسٹر کنگسفورڈ پریزیڈنسی مجسٹریٹ کے سامنے مسٹر سلوآن نے اپنی بیوی کے خلاف استغاثہ پیش کیا کہ اس کو بجرم ہتک عزت سزا دی جائے۔ کیونکہ ملزم نے ایک خط مین اسکو اور اس کی ماں بہن کو سخت سست کہہ کر ہتک کی ہے۔ یہ خط سیتارام پور سے کلکتہ بھیجا گیا ہے اس مین ملزمہ مستغیث کو جو اس کا شوہر ہے۔ جھوٹا اور کاذب لکھتی ہے۔ اسنے مستغیث کو لکھا ہے۔ کہ اس نے تن کے کپڑے بیچ کر شراب پی لی اور کہ وہ اسکے دوست سب کے سب منگتے اور قلاش ہین۔ اور وہ خود بھی انسے بہتر نہین۔ اور وہ سفید چمڑے کا حبشی ہے۔ اور ان کا سفید رنگ مگر دل بالکل سیاہ ہے۔ اور مستغیث کا خاندان کتون کیطرح کمینہ خصلت ہے۔ اور کہ "کون کہہ سکتا ہے کہ مین نے بھکمنگے سلوان نامی سے شادی کی اور مجبوراً اسکو اپنا شوہر ظاہر کرتی ہون۔ بیگم صاحبہ نے خاتمہ چٹھی پر شوہر کو ڈانٹ بتائی ہے۔ کہ خبردار یہان آنیکی کوشش نہ کرنا ورنہ جیتے جی کلکتہ نہ دیکھ سکو گے"!!

مجسٹریٹ نے خط پڑھا۔ اسکی رائے مین مستغیث کی ماں اور بہن کے متعلق کوئی فقرہ ہتک آمیز نہ تھا۔ خاندان کے کتون کی طرح کمینہ خصلت ہونیکا اطلاق مستغیث کی ماں اور بہن کی ہتک عزت پر نہین ہوسکتا۔ خود مستغیث کی نسبت حکم تھا۔ کہ چونکہ اس خط کی اشاعت نہین ہوئی اسلئے وہ مزیل حیثیت خیال نہین ہوسکتا اور اسلئے کوئی مقدمہ چل نہین سکتا۔ لہذا استغاثہ خارج۔

زنانہ سگنلرون کا تقرر

ٹیلیگراف کمیٹی کی سپارش پر گورنمنٹ ہند نے زنانہ سگنلرون کو ملازم رکھنا منظور کرلیا ہے۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ امیدوار ناکتخدا یا بیوہ ہون اور شادی کرنے کا ارادہ ہو تو ملازمت سے مستعفی ہوجائین اس کے علاوہ مردون کی نسبت اچھی سہولتین دی گئی ہین۔ یہ تجویز ملک کی اخلاقی حالت پر کیسا اثر کریگی۔ اس لحاظ سے قابل غور ہے۔ مگر جہان تک قیاس کیا جاتا ہے اس سے صرف یورپین یا یورشین زنانہ سگنلر فائدہ اُٹھائین گے ہندوستانی عورتون نے ایسی ترقی نہین کی کہ وہ غیر مردون کے دوش بدوش بیٹھ کر تار بازی کرین۔ یورپین سوسائٹی مین پردہ نہین۔ اور نہ ان باتون کو معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے وہ قوم اس تجویز سے فائدہ اُٹھا سکے گی۔ اسے مبارک ہو۔ مگر جن دیسیون کو ان نازنیانِ فرنگ کے پہلو بہ پہلو بیٹھ کر کام کرنا پڑیگا انہین بہت احتیاط اور سنجیدگی کی حاجت ہوگی۔ ایسا نہ ہو کہ بعض بیچارے ناکردہ گناہ یونہی مارے جائین اس لئے اگر ٹیلیگراف کمیٹی زنانہ سگنلرون کا تقرر ایسے ٹیلیگراف آفسون مین مقرر کرے جہان عموماً یورپین سگنلر ہون تو زیادہ موزون اور مفید ہوگا۔

قحط کے مصائب مین ہندوؤنکی ہمدردی

قحط کے مصائب کا دائرہ وسیع ہورہا ہے اور اسکی مشکلات کا دامن دراز۔ اس موقع پر چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ وہ قوم جسکو انما المومنون اخوۃ کی تعلیم دی گئی تھی عملی طور پر اپنی اخوت اور ہمدردی کا ثبوت دیتی مگر برخلاف اس کے ہندوؤن نے اس بلا مین اپنے بھائیون کی خصوصاً اور عام لوگون کی عموماً دستگیری کے لئے قدم آگے بڑھایا ہے۔ لاہور اور امرتسر مین بعض اولوالعزم ہندوؤن نے غربا کی امداد کے لئے آٹے کی دکانین کھلوا دی ہین۔ جہان بازاری نرخ سے سستا آٹا دیا جاتا ہے۔ ان کی یہ فیاضی ایسی حالت مین قابل شکر گذاری کے ہے۔ مگر افسوس ہے ان مسلمان رؤسا اور امرا پر جو اپنے عیش و عشرت کے سامانون پر تو ہزارون نہین لاکھون روپے خرچ کردینا معمولی بات سمجھتے ہین۔ مگر اپنے تہیدست اور گرے ہوئے بھائیون کی مدد ان کے لئے بار گران ہے۔ ایسی حالت اور صورت مین وہ چاہتے ہین کہ مسلمانون کے اندر قومیت کی حس پیدا کرین۔ العجب!۔

اس موقع پر قومی انجمنون اور سوسائٹیون کا فرض ہے کہ وہ امرا کو متوجہ کرین۔ اور اگر عام طور پر غریب مسلمانون کی مدد نہین کرسکتے۔ تو کم از کم ان بچون کو بچانے کی تو ضرور فکر کرنی چاہیئے جو قحط کی مصیبت مین پھنس کر آریون یا عیسائیون کے قبضہ مین چلے جاتے ہین خدا کرے کہ ہم مین یہ حس پیدا ہو۔ اور ہم لاتقتلوا اولادکم من خشیۃ املاق کی

خلاف ورزی کرنے والے ٹھہرین۔

بہت بے آبرو ہوکر تیرے کوچہ سے ہم نکلے

کانگرس کے جدال وقتال

کے معرکہ مین لالہ لاجپت رائے کی جو حالت ہوئی ہے۔ وہ ان کے منہ سے مندرجہ حاشیہ مصرعہ کہلوا رہی ہے۔ یہ امر اخبار بین پبلک سے مخفی نہین کہ لالہ صاحب انتہا پسند پارٹی کے ویسے ہی لیڈر اور سرگروہ تھے جیسے پال بابو اور مسٹر تلک بلکہ مسٹر پال توانہین کرسی صدارت کی زینت بنانے کے متمنی تھے اور اب جب کہ وہ مانڈلے کے قلعہ سے قومی شہید کا خطاب لیکر نکلے ہین ان کی ارزوؤن اور امنگون کی بلند پروازی کو چھوڑ کر انتہا پسندون کو ان سے بہت کچھ امیدین تہین مگر یہان ان نشون کو ترشی اتار چکی ہتی۔

وہ جوش اور ولولے جو گذشتہ موسم بہار مین زورون پر تھے امسال بالکل سرد ہو چکے تھے۔ مانڈلے کے قلعہ کی آب وہوا نے ان مین اعتدال پیدا کر دیا تہا۔ اس لئے انتہا پسندون نے جہان کانگرس کے جدال مین سرسیندرو بابو اور ڈاکٹر راش کے سر پہ جوتا نثار کیا وہان لالہ لاجپت رائے کے تنقیہ دماغ کی بہی ضرورت محسوس کی۔ اور یہی نہین بلکہ جب وہ انتہا پسندون کے ایک علیحدہ جلسہ مین شامل ہونا چاہتے تھے۔ تو انہین ناقابل بزم سمجھہ کر

دورباش

کہکر رخصت کر دیا۔ اور وہ اس جلسہ سے اپنا سامنہ لیکر آگئے اور نہایت حسرت ویاس سے کانگرس کو تکتے تھے۔

بہت بے آبرو ہوکر ترے کوچہ سے ہم نکلے

میان محمد جمیل امرتسری

خدا جانے مسلمانون کیحالت کب درست ہوگی میان محمد جمیل امرتسری

نے چمڑے کی تجارت مین بہت روپیہ کمایا ہی۔ مگر اسکے یہ معنی نہین ہو سکتی تہی کہ ایک دولتمند مسلمان کی حثیت سی اس خداداد نعمت کی یہ قدر کرتے جو انہون نے اپنی لڑکے کی شادی پر عملی طور پر دکہائی ہے! روزنس گزٹ امرتسر نے اس شادی کی روئداد علیگڈہ کانفرنس کی روئداد کیطرح باضابطہ مرتب کی ہی جسکو پڑھ کر مجھی بہت افسوس ہوا۔ طوائف۔ باجا اور رسٹ پر جسقدر روپیہ تباہ کیا گیا ہے۔ کاش وہ کسی قومی ور دینی خدمت مین صرف کرتے اور اسطرح جہان وہ ایک نیک کام کرنے والے اور نیک نظیر قایم کرنے والے ٹہرتے وہان ہمیشہ کے لئے انہین ثواب ملتا۔ ان فضولیونپر تو بہت سا روپیہ صرف کیا۔ اور علیگڈہ کالج کے سایل طالب علمون کو ایک سو سے زیادہ نہ دیے سکی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میان محمد جمیل صاحب کی بعض خیر کرنے والے ریاکار بہت سی ملین گے۔ مگر مینے محض نیک نیتی سی انہین انکی غلطی پر تنبہ کیا ہی۔ شاید وہ اس کا کفارہ دیسکین۔ اور تعجب یہ ہی کہ ارڈرنس میان محمد جمیل صاحب کے لڑکے کو مولوی بہی لکہتا ہے۔ کیا مولویون کی شادیون مین کنچنیون کا ہونا ضروری امر ہے؟

دسمبر کے آخری ہفتہ مین ہندوستان کی کانفرنسون پر ایک نظر۔

ابہی تک مینے اپنے سالانہ جلسہ کے حالات نہین لکہی اور چونکہ مجہکو ان حالات کے ضمن مین بعض ضروری اور نہایت غور طلب قومی امور کو پیش کرنا ہے۔ اس لئے اس سے پہلے عام واقفیت کے خیال کو مد نظر رکہہ کر مین ان تمام کانفرنسون اور جلسون مین سے اپنے ناظرین کولے جاتا ہون جو دسمبر کے اس آخری ہفتہ مین ہندوستان مین منعقد ہوے۔

کانگرس نیشنل کانگرس کے پنڈال کی سیر مین ناظرین کو کرا چکا ہون اور جس طریق پر کانگرس کا جنازہ اس کی ۲۳ وین سالگرہ پر اٹہا۔ وہ ناظرین دیکہہ چکے۔ یہ اسی سیاسی مجلس کی حالت ہے جو ملک مین سیلف رول کی خواہشمند ہے! اسکے حسب حال تو یہ شعر ہے۔

باخویشتن چہ کردی کہ باما کنی نظیری۔
حقا کہ واجب آمد ز تو احتراز کردن۔

تعلیمی کانفرنس جس روز سورت مین کانگرس کے پنڈال مین جوتے نثار ہو رہے تھے اسی روز کراچی مین ہندوستان کے مسلمانون کی تعلیمی کانفرنس کا جلسہ تہا۔ تعلیمی کانفرنس کا بانی مبانی سرسید احمد خان بالقابہ تہا۔ اس کانفرنس کا مدعا مقصد صرف مسلمانون کی تعلیمی حالت پر غور کرنا ہے۔ یہ مقصد فی نفسہ برا نہین مگر یہ سمجہہ مین نہین آتا کہ کیون مسلمانون کی ترقی کا مدار صرف دوسری قومون کی تتبع اور تقلید پر رکہا گیا ہے مسلمانون نے جب کبہی ترقی کی تہی قرآن کریم کی پابندی سی کی تہی! اوران کے تنزل کی تہ مین قرآن کریم کو پس پشت ڈالا ہوا تہا۔ پہر جب بام ترقی سی یہ علوم وفنون کے ہوتے ہوئے بہی گر سکتے ہین اور گرے ہین۔ تو نری ذہنی ترقیون سے کامیاب ہو جانا ہماری سمجہہ سے باہر ہے۔ بہرحال موجودہ حالت مین مسلمانون کی تعلیمی حالت کی اصلاح بہی ایک زبردست اصلاح اور ضرورت ہے۔ ۲۶ دسمبر کو اس کانفرنس کا اجلاس کراچی مین ہوا مختلف اقطاع ہند سے ایک ہزار ڈیلیگٹ موجود تہے۔ مسٹر ینگ ہسبنڈ کمشنر سندھ۔ میر صاحب خیرپور کا فرزند۔ وزیر خیرپور۔ کلکٹر صاحب کراچی کے علاوہ بعض یورپین اور لیڈیان بہی تہین۔ وزیر صاحب کے استقبالیہ کے چیرمین تہے۔ انہون نے ڈیلیگٹون کا شکریہ ادا کیا۔ اور بالاتفاق خواجہ الطاف حسین حالی پانی پتی صدر منتخب ہوے صاحبزادہ افتاب احمد خان سکرٹری کانفرنس نے گورنر بمبی کا ایک تار پڑھا جن مین کانفرنس کے ساتھہ اظہار ہمدردی تہا۔ اس کے شکرے مین کانفرنس کی طرف سی تار دیا گیا۔ اور ملک معظم کی درازی عمر کی دعا کی گئی۔ ازان بعد کمشنر صاحب سندھ نے کہڑے ہوکر ہمدردی سے بہری ہوئی تقریر فرمائی جس مین انہون نے گورنمنٹ سندھ اور صوبہ سندھ کی طرف سے کانفرنس کا خیر مقدم کیا۔ اور امید ظاہر کی کہ مسلمانان سندہ کیلئے کانفرنس کا انعقاد مفید مفید ہوگا۔ ایسا ہی انہون نے سندہ کے مسلمانون کی تعلیمی حالت کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ گورنمنٹ مسلمانون کو ترقی تعلیم کے لئے مدد دینے کو ہر طرح آمادہ ہی۔ کمشنر صاحب کے شکریہ کا ووٹ پاس ہونیکے بعد خواجہ حالی نے اپنا ایڈریس اردو مین پڑہا۔ اس مین انہون نے مسلمانان ہند کی عام حالت کا قابل افسوس ذکر کیا۔ اور حیثیات سے مسلمانان سندہ کی تعلیمی حالت کا بہت گرے ہوئے ہونا اعداد سے ثابت کیا۔ انہون نے بتایا کہ باوجودیکہ سندہ مین مسلمانون کی آبادی ۳/۴ ہے اور اسی قدر مزروعہ زمین کی مالک ہے۔ مگر تعلیم۔ صنعت وحرفت۔ تجارت۔ سرکاری ملازمت کے لحاظ سے وہ بہت ہی پست حالت مین ہین۔ سندہ مین دوسو ہندو گریجویٹ ہین اور دس مسلمان جن مین صوبہ سندہ کا شاید ایک آدہ ہو۔ ڈاکٹر سائنس انجنیرنگ مین مسلمانون کی ہندوون سے ۱:۲۰ ہے قانون پیشہ مین دوسو مین سے صرف ۱۰ مسلمان ہین اور گذشتہ سال کے امتحان انٹرنس مین ۱۲۰ پاس ہونے والے طلباء مین ۲ مسلمان تہے۔ غرض مسلمانان سندہ کی اس گری ہوئی حالت کے اظہار کے بعد ان ذرایع پر بحث کی جو مسلمانون کی تعلیمی ترقی کے لئے ضروری ہین اس کے بعد چند وظائف کا اعلان کیا گیا۔ مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش ہو کر پاس ہوے۔

اول۔ مسلمانان سندہ مین اشاعت تعلیم کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے اس لئے کانفرنس گورنمنٹ سے یہ درخواست کرنا بہت ضروری سمجہتی ہے کہ سندہ کے مسلمان زمیندارون سے ایک تعلیمی ٹیکس وصول کیا جاوے جو صوبہ کی اسلامی آبادی کی تعلیمی ترقی مین صرف ہو یہ ٹیکس بہت ہلکا ہوگا یعنی ایک پیسہ فی روپیہ۔

دوم۔ سندہ مین مسلمانون کا کوئی یتیم خانہ نہین۔ اس لئے ایک کمیٹی قایم ہونی چاہیے جو اس کے قیام کے لئے ضروری مصارف کا انتظام کرے۔

سوم۔ دیسی زبانون کی موجودہ تعلیم مسلمان طلباء کے لئے ناکافی ہے۔ اس سی نہ تو السنہ شرقیہ کی صحیح لیاقت پیدا کرنے مین مدد ملتی ہے اور نہ یہ وابستگی اخلاق وتربیت کے لئے پورے طور پر کار آمد ہے اس لئے کانفرنس ضروری سمجہتی ہے کہ فارسی لٹریچر بہی تعلیم مین داخل کیا جاوے۔

چہارم۔ کانفرنس ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم کو مبارکباد دیتی ہے کہ نواب وقار الملک کا سکرٹری منتخب ہونا ہر طرح مسرت انگیز اور طمانیت افزا ہے۔

پنجم۔ مسلمانون سندہ مین ابتدائی اور درمیانی تعلیم پہیلانے کی غرض سے ایک خاص کمیٹی کا قیام ضروری ہے اور گورنمنٹ سے درخواست کرنی چاہیئے کہ اسکی سرپرستی منظور فرمائے۔

ششم۔ ملک سندہ مین ان اقوام کے لئے جو تعلیم مین پیچہے